GOVT OF KARNATAKA ZILLA PANCHAYAT VIJAYAPUR

DEPARTMENT OF SCHOOL EDUCATION & LITERACY

VIJAYAPUR DISTRICT FIRST LANGUAGE URDU TEACHERS FORUM FOR THE YEAR 2022-23

FIRST LANGUAGE URDU PASSING PACKAGE FOR SSLC STUDENTS

Dr MANZUR AHMED INAMDAR

MANZUR E ADAB

Shri UMESH .S. SHIRAHATTIMATH
DDPI (Admin)
Dept of School Education & Literacy
Vijayapur

Smt SAIRABANU KHAN
DDPI (Devp)
DIET VIJAYAPUR

Sri MANJUNATH .A. GULEDGUDD
Education Officer
DDPI Office Vijayapur

Shri Z.A.SATAREKAR
URDU ECO
DDPI Office Vijayapur

Shri N.M.PATHAN
URDU ECO
BEO Office INDI

Prepared By: Dr HAZRAT BILAL.M.INAMDAR,
AM
Sri BASAVESHWAR GOVT PU COLLEGE (HS) BASAVAN BAGEWADI

پیش لفظ

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ڈاکٹر حضرت بلال انعامدار نے ''منظورِ ادب'' کے نام سے پیشِ نظر دہم جماعت کے طلبہ کے لئے اردو زبانِ اول کا پاسنگ پیا کیج تیار کیا ہے۔ اس میں موصوف نے سالِ رواں 23-2022 میں دہم جماعت کے اردو طلبہ کی امتحانی ضروریات کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھا۔ درسی کتاب نو بہارِ ادب سے ہر سبق و نظم اور قواعد سے اہم سوالات اور ان کے جوابات کو منتخب کر کے آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

کہنے کو تو یہ اردو پاسنگ پیا کیج ہے۔ لیکن ان کے اختصار میں ان کے برسوں کے مطالعے کا نچوڑ ہے۔ امتحان کے سوالیہ پرچہ اور نیلے خاکہ کو مدِ نظر رکھ کر سوال پرچے کی ہیئت میں یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔ موصوف ڈاکٹر حضرت بلال تقریباً سات آٹھ سال یہ کتابچہ طلبا کے فائدے کی خاطر الگ الگ ناموں سے شائع کرتے آ رہے ہیں۔ 18-2017 میں آپ کا پیا کیج ''منزل کا چراغ'' شائع ہوا تو گلبرگہ ڈیویژن سطح پر محکمۂ تعلیمات نے سارے گلبرگہ ڈیویژن کے لئے آپ کا پاسنگ پیا کیج کو محکمۂ تعلیمات کی نگرانی میں سارے اردو اسکولوں تک پہنچانے کا کام کیا۔ جس سے گلبرگہ ڈیویژن کے طلبا کو کافی مدد ملی۔

موصوف ڈاکٹر حضرت بلال نے اس سال اپنے والدِ محترم شہید ڈاکٹر منظور احمد سر جو ضلع بیجاپور کی ایک معزز اور مایہ ناز ہستی تھیں۔ اور میرے استادِ محترم بھی ہیں۔ جو پیشہ سے ڈگری کالج کے پروفیسر تھے۔ ان کے نام سے اپنے پاسنگ پیا کیج کا نام رکھ کر ان کو خراجِ عقیدت پیش کی ہے۔ ویسے میں بتاتا چلوں کہ شہید ڈاکٹر منظور احمد سر کی شخصیت ضلع بیجاپور ہی نہیں بلکہ ہماری ریاست کرناٹک و مہاراشٹرا کے اردو داں طلبا اور عاشقانِ اردو کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں ہیں۔ آپ کی اردو دوستی اور خصوصاً شیرِ میسور حضرت ٹیپو

سلطانؒ سے بے انتہا عقیدت ومحبت سے ہر کوئی واقف ہے۔ڈاکٹر منظور احمد سر ہمیشہ اردو زبان کے فروغ کے لئے پیش پیش رہتے۔آپ کئی اردو ادبی اداروں سے منسلک رہے۔اور ہمیشہ اردو ادب کی خدمت کرنے کو فخر سمجھتے۔شہید ڈاکٹر منظور احمد سر 21 جولائی 2020 کو اس دارِفانی سے کوچ کر گئے ہیں۔لیکن آپ محبانِ اردو اور عاشقانِ ٹیپو سلطانؒ کے دلوں میں ہمیشہ زندہ ہیں۔اور رہیں گے۔جب بھی اردو زبان کا ذکر ہو یا حضرت ٹیپو سلطانؒ کی بات چلے تو شہید ڈاکٹر منظور احمد سر کو لوگ یاد کرتے ہیں۔ایسی زندہ دل شخصیت کے فرزند ڈاکٹر حضرت بلال انعامدار نے بھی اپنے والدِ محترم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اردو کی خدمت کا ثبوت اس کتابچہ کے ذریعہ پیش کیا ہے۔

''منظورِ ادب'' کتابچہ جو تقریباً 50 صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں طلبا کے معیار کا خیال رکھ کر امتحان سے منسلک اہم سوالات کے جوابات کو تیار کیا گیا ہے۔اگر طلبہ اس کتابچہ کا استعمال کریں گے تو میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں سے تقریباً 80 سے 90 فیصد سوالات امتحان میں آنے کے امکانات ہیں۔میں طلبا سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اس کتابچہ کا بھرپور فائدہ اٹھائیں۔اور امتحان میں اچھے نمبرات حاصل کریں۔

آخر میں میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ شہید ڈاکٹر منظور احمد سر کی مغفرت فرمائے۔ان کے درجات کو بلند فرمائے۔اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے۔ڈاکٹر بلال انعامدار صاحب کو اسی طرح اردو کی خدمت، مستقبل میں بھی کرنے کی توفیق دے۔ان کی علمی و ادبی صلاحیتوں میں خوب اضافہ ہو۔اور میں خاص طور پر ریاست کرناٹک کے تمام طلبہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ آپ ایس۔ایس۔ایل۔سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کریں۔

آمین ثمہ آمین

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

راقم الحروف
عبدالنبی۔جے۔جمعدار
میر معلم
الحسنات اردو ہائی اسکول وجے پور

اکائیاں: نثر، نظم، قواعد، انشاء، مکتوب نگاری، مضمون نویسی

سالِ رواں 2022-23

جماعت: دہم　　　موضوع: زبانِ اوّل اردو

مقررہ وقت: 3 گھنٹے　　　جملہ نشانات: 100

سوالات کی نوعیت پر مبنی نشانات کی تقسیم:

نمبر شمارہ	سوالات کی نوعیت	سوالات	نشانات	من جملہ (تنظیم)
1	معروضی سوالات (ایک مارکس کے سوالات)	06	06	6X1 = 06
2	الف) مطابقت/مسابقت/مناسبت ایک مارکس کے لئے ب) ایک جملے کے جوابات ایک مارکس کے سوالات	04 07	04 07	4X1 = 04 7X1 = 07
3	مختصراً جوابات کے لئے سوالات دو مارکس کے لئے	10	20	10X2 = 20
4	تفصیلی جوابات کے لئے سوالات تین مارکس کے لئے	11	33	11X3 = 33
5	تفصیلی جوابات کے لئے سوالات چار مارکس کے لئے	05	20	5X4 = 20
6	تفصیلی جوابات کے لئے سوالات پانچ مارکس کے لئے	02	10	2X5 = 10
	کل مارکس Total Marks	45	100	

Dr BILAL's

Weighatage to Cognitive Levels:مقاصد پر مبنی نشانات کی تقسیم

جملہ نشانات	نشانات فی صد	مقاصد	نمبر شمارہ
21	21%	Remmembering معلومات/یاداشت	
36	36%	Comprehension فہم وادراک	
39	39%	Expression اظہار	
4	4%	Appreciation مدح	
100 مارکس	**100%**	جملہ	

Weightage to Content Levels:اسباق پر مبنی نشانات کی تقسیم

فیصدوار	جملہ نشانات	فہرستِ مضامین (مواد)	نمبر شمارہ
34%	34	Prose حصۂ نثر	**1**
33%	33	Poem حصۂ نظم	**2**
19%	19	قواعدوانشاء	**3**
5%	5	مضمون نگاری	**4**
5%	5	مکتوب نگاری	**5**
4%	4	عبارت	**6**
100%	**100**	جملہ	

سطح دقیقیت:

جملہ	مشکل	اوسط	آسان
100%	20%	50%	30%
100	20	50	30

Dr BILAL's

درج ذیل سوالات کے چار متبادل جواب دیئے گئے ہیں موزوں جواب کا انتخاب کیجیے۔(1 مارکس کے لئے سوالات)

1) وہ علم جس سے شعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہو

a) علم عروض☆ b) علمِ تقطیع c) علمِ بحر d) علمِ رمل

2) مفرد جملے کی قسمیں ہیں۔

a) خبریہ اور انشائیہ b) مطلق اور ملتف c) اسمیہ اور فعلیہ☆ d) مفرد اور مرکب

3) غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں؟

a) مطلع b) حسنِ مطلع c) بیت الغزل d) مقطع☆

4) مرکب جملے کی قسمیں ہیں۔

a) دو☆ b) چار c) چھ d) تین

5) کلام میں کسی دو چیزوں کو ان کی مشترکہ صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جائے تو اسے کہتے ہیں۔

a) استعارہ b) تشبیہہ☆ c) تضاد d) تکرار

6) ممبئی جدت پسند شہر ہے۔اس جملے میں فعلِ ناقص ہے۔

a) جدت پسند b) ہے☆ c) ممبئی d) شہر

7) ذیل میں سابقہ کی نشاندہی کیجیے۔

a) لازوال☆ b) عیدگاہ c) دولت مند d) زمیندار

8) وہ نظم جس کے مصرعوں میں ارکان گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔

a) پابند نظم b) مسلسل نظم c) آزاد نظم☆ d) مختصر نظم

9) واحد جمع کے لحاظ سے غیر موزوں لفظ الگ کیجیے۔

a) واقعات b) حالات c) اثرات d) برسات☆

10) ان میں سے مرکب جملہ کونسا ہے؟

a) عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔ b) خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔

c) تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا تم پر☆ d) غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔

11) وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔

a) منقبت b) حمد☆ c) نعت d) مرثیہ

12) ان میں سے کس صنف کا تعلق سخن سے نہیں ہے۔

Dr BILAL's

a) ڈرامہ☆ b) مرثیہ c) رباعی d) پابند نظم

13) شاباش تمہارا کام بہت عمدہ ہے۔ جملہ کی نشاندہی کیجئے۔

a) تحسین☆ b) استفہام c) عرض d) حکم

14) اردو شاعری کی مقبول ترین صنف کونسی ہے؟

a) رباعی b) مرثیہ c) غزل☆ d) قصیدہ

15) رباعی کا وہ مصرعہ جو قافیہ اور ردیف کا پابند نہیں ہوتا۔

a) پہلا b) دوسرا c) تیسرا☆ d) چوتھا

16) کسی واقعہ، کیفیت یا صورتِ حال کی خبر دینے والے جملے کو کہتے ہیں۔

a) جملہ انشائیہ b) جملہ خبریہ☆ c) جملہ فعلیہ d) مقطع

17) پامال لفظ کا مترادف لکھئے۔

a) برباد☆ b) آباد c) خوشی d) بدلہ

18) درج ذیل میں لاحقہ کی نشاندہی کیجئے۔

a) ناپاک b) روشناس c) بدکار d) لاجواب

19) غزل کا سب سے اچھا شعر ہے۔

a) مطلع b) مقطع c) بیت الغزل☆ d) تخلص

20) ایک آنکھ سے دیکھنا۔ اس محاورے کے معنی کیا ہیں۔

a) یکساں دیکھنا☆ b) نظر لگانا c) ایک آنکھ بند کر کے دیکھنا d) سب کو الگ الگ نظر سے دیکھنا

21) درج ذیل شعر میں استعمال شدہ صنعت کی نشاندہی کیجئے۔

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

a) صنعتِ تلمیع b) صنعت تضاد c) صنعتِ تکرار☆ d) صنعتِ استعارہ

22) درج ذیل شعر میں کونسی صنعت استعمال کی گئی ہے۔

بچ حسنِ تعین سے ظاہر ہو کہ باطن
یہ قید نظر کی ہے وہ فکر کا زنداں ہے

a) صنعتِ تلمیع b) صنعت تضاد☆ c) صنعتِ تکرار d) صنعتِ تشبیہہ

Dr BILAL's

23) لاحقہ کی نشاندہی کیجئے۔

a) خوشبو　b) بے وفا　c) بدبخت　d) منافع خور☆

24) محاورہ ترکی بہ ترکی جواب دینا۔ کے معنی ہیں۔

a) ترکی کا سفر کرنا　b) نہایت خوش ہونا　c) کھل کر ہنسنا　d) جیسا کہے ویسا جواب دینا☆

25) الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں آجائے۔

a) انشائیہ کہلاتا ہے　b) من جملہ کہلاتا ہے　c) جملہ کہلاتا ہے☆　d) مصرع کہلاتا ہے

26) ایسا نام جو ماں باپ، بیٹے یا بیٹی کے نام سے مشہور ہوجائے۔

a) کنیت☆　b) تخلص　c) اسم　d) روحانیت

27) غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

a) مطلع　b) شاہ بیت　c) مقطع☆　d) بیت الغزل

28) کاش میں کامیاب ہوتا۔ یہ کس جملے کی مثال ہے۔

a) تمنا☆　b) تعجب　c) تحسین　d) عرض

29) چار مصرعوں والی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

a) غزل　b) مرثیہ　c) آزاد نظم　d) رباعی☆

30) وہ جملہ جس میں کہنے والے کے خیال، خواہش یا جزبہ کا ذکر ہو۔

a) جملہ انشائیہ☆　b) جملہ خبریہ　c) جملہ مطلق　d) جملہ ملتف

31) صورت کے لحاظ سے جملے کی قسمیں کتنی ہیں۔

a) ایک　b) تین　c) چار　d) دو☆

32) پرنسپل نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی۔ یہ جملہ ہے۔

a) سببی　b) وصلی☆　c) استدراکی　d) تردیدی

33) رباعی کا کونسا مصرع حاصلِ کلام ہوتا ہے۔

a) پہلا مصرع　b) دوسرا مصرع　c) تیسرا مصرع　d) چوتھا مصرع☆

34) بھرت نارائن جی کی درشٹی ہی کا کمال تھا ورنہ ودیا چرن جی اندھے ہی رہ جاتے۔ یہ جملہ ہے۔

a) سببی　b) وصلی　c) استدراکی　d) تردیدی☆

35) صورت کے لحاظ سے جملے کی یہ قسمیں ہیں؟

Dr BILAL's

a) جملہ فعلیہ اور اسمیہ b) جملہ انشائیہ اور اسمیہ c) جملہ مرکب اور فعلیہ d) جملہ مفرد اور مرکب☆

36) ایسا مرکب جملہ جس کے دوسرے حصہ میں سبب، وجہ اور نتیجہ کا ذکر ہو۔

a) جملہ سببی ☆ b) جملہ استدراکی c) جملہ وصلی d) جملہ تردیدی

37) مضمون کا دوسرا جز ہے۔

a) تمہید b) نفسِ تمہید c) نفسِ مضمون☆ d) خاتمہ

38) کلام میں کسی واقعہ یا روایات کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے۔

a) صنعتِ طباق b) صنعتِ استعارہ c) صنعتِ اشارہ d) صنعتِ تلمیح ☆

39) ان میں سابقہ ہے۔

a) بدکار b) یتیم خانہ c) روشناس d) سوداگر

40) وہ منظومِ کلام جس کا ہر شعر معنی کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔

a) مرثیہ b) غزل☆ c) نظم d) رباعی

41) جس جملہ میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہو، کہلاتا ہے۔

a) جملہ اسمیہ b) جملہ فعلیہ c) جملہ خبریہ d) جملہ انشائیہ

42) جملہ انشائیہ کی پہچائیے۔

a) بچہ روتا ہے b) بلی بیٹھی ہے c) رات گذری d) ہوشیار آگے کا راستہ پُر خطر ہے☆

43) اس شعر میں استعمال کی گئی صنعت ہے۔

کیا کیا خضرؑ سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوئی

a) صنعتِ طباق b) صنعتِ استعارہ c) صنعتِ اشارہ d) صنعتِ تلمیح ☆

44) اس شعر میں استعمال کی گئی صنعت ہے۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی مرے دکھ کی دوا کرے کوئی

a) صنعتِ طباق b) صنعتِ استعارہ c) صنعتِ اشارہ d) صنعتِ تلمیح ☆

45) غزل کے پہلے شعر کو کیا کہتے ہیں؟

a) مطلع ☆ b) حسنِ مطلع c) بیت الغزل d) مقطع

46) وہ جملہ دو مفرد جملوں سے بنا ہو۔

a) مفرد جملہ b) مرکب جملہ☆ c) جملہ انشائیہ d) جملہ خبریہ

Dr BILAL's

47) بدایوں قدامت پسند شہر ہے۔ مسندالیہ کی نشاندہی کیجئے۔

a) بدایوں☆ b) قدامت c) پسند d) شہر

48) معنوی اعتبار سے غیر موزوں لفظ الگ کیجئے۔

a) نیتا b) لیڈر c) رہنما d) بدنما☆

پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھئے۔ (1 مارکس کے لئے سوالات)

(1	نعت :	حضور ﷺ کی تعریف	:: حمد	: -----
(2	ازل :	ابد	:: پنہاں	: -----
(3	بالِ جبرئیل :	نعتیہ وحمدیہ مجموعہ	:: کفِ میزان	: -----
(4	سدا :	ہمیشہ	:: صدا	: -----
(5	مزدلفہ :	ایک مقام کا نام	:: قصوا	: -----
(6	آغاز :	انجام	:: آقا	: -----
(7	صحابی :	صحابہ	:: آیت	: -----
(8	مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے :	مہاجرین	:: مدینہ کے باشندے	: -----
(9	رشوت :	جوش	:: آمدِ بہار	: -----
(10	احمق :	احمقانہ	:: ناصح	: -----
(11	فنا :	بقا	:: قید	: -----
(12	عادت :	لت	:: ہوس	: -----
(13	قول :	کہی ہوئی بات	:: خول	: -----
(14	لاعلم :	سابقہ	:: دواخانہ	: -----
(15	قولِ فیصل :	مولانا ابوالکلام آزاد	:: جواہرلال نہرو کی اردو دوستی	: -----
(16	سر :	اسرار	:: حق	: -----
(17	شاعرِ انقلاب :	جوش ملیح آبادی	:: طوطیٔ ہند	: -----
18	ہدایت کرنے والا :	ہادی	:: مہارت رکھنے والا	: -----
19	پہاڑ ٹوٹنا :	محاورہ	:: ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	: -----
20	نیک مزاج :	بدمزاج	:: خوشگوار	: -----

Dr BILAL's

جوابات:

1)اللہ تعالیٰ کی تعریف	2)نہاں	3) تنقیدی مجموعہ	4) آواز
5)اونٹنی کا نام	6)غلام	7) آیات	8)انصار
9)شوق قدوائی	10)ناصحانہ	11)رہائی	12)لالچ
13)چھلکا	14)لاحقہ	15)محمد رفیع انصاری	16)حقوق
17)امیر خسرو	18)ماہر	19) کہاوت	20)ناخوشگوار

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔(1 مارکس کے لئے سوالات)

1)اللہ تعالیٰ کی کونسی صدا سے دنیا وجود میں آئی؟

ج:اللہ تعالیٰ کی ''کُن'' کی صدا سے دنیا وجود میں آئی۔

2)نمازِعشق کے نصاب سے کیا مطلب ہے؟

ج:نمازِ محبت

3)دمِ وداع میں شاعرہ کس سے بخشش کی طلب گار ہے؟

ج:اللہ تعالیٰ سے

4)حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کی تعداد؟

ج:ایک لاکھ

5)حضورؐ نے کس ناقہ پر سوار ہوکر حج ادا کیا؟

ج:قصوا

6) کس مقام پر حضورؐ نے صحابہؓ سے خطاب فرمایا؟

ج:میدانِ عرفات

7)خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد کس صحابی نے اذان دی؟

ج:حضرت بلالؓ

8)حضورؐ کس تاریخ کو حج کے لئے روانہ ہوئے؟

ج:ذیقعدی کی 26 تاریخ کو

9)حضورنے عورتوں کے بارے میں کیاارشاد فرمایا؟

ج:عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو،تمہارا حق عورتوں پر ہے اورعورتوں کا تم پر۔

Dr BILAL's

10)اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون لوگ ہیں؟

ج:حضورؐ

11)مزدلفہ کے قیام کے دوران حضورؐ نے کون کونسی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں؟

ج:مغرب اور عشاء

12)ودیا چرن جی تقریر کا جواب کون دیا کرتے تھے؟

ج:مولانا رجب

13)بدایوں کے مشہور خاندان کا نام کیا ہے؟

ج:ٹونک والا خاندان

14) کس شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز کہا ہے؟

ج:بدایوں

15) بچوں کو اماں سے بدلہ لینا ہوتا تو کیا کرتے؟

ج:اماں کے مرچوں کا حلوہ چرایا کرتے تھے۔

16)جواہر لال نہرو کو کس زبان سے دلی لگاؤ تھا؟

ج: جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔

17)ملکِ عرب میں کن چیزوں کی کوئی قیمت نہ تھی؟

ج:جان و مال

18)مدینے سے ذوالحلیفہ کتنے میل دوری پر ہے؟

ج:چھ میل

19)یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں کون پھنسے ہوئے تھے؟

ج:عرب کے غریب مزدور اور کاشتکار۔

20)بڑی حویلی کے ڈیوٹ پر ایک دیا کسے قرار دیا گیا ہے؟

ج:بوڑھی اماں کو

21) پہلے دن مصنف کو لالہ جی نے صبح کتنے بجے جگایا؟

ج:صبح تین بجے

22)ودیا چرن جی کے مطابق تاریخ ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

Dr BILAL'S

ج: آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔

23) پنڈت نہرو اپنے پورے نام کا املا کس طرح لکھا کرتے تھے؟

ج: جواہر لعل نہرو

24) خسرو نے جس مثنوی میں سلطان علاؤالدین خلجی کو نصیحت کی اس کا نام کیا ہے؟

ج: مثنوی ''ہشت بہشت''۔

25) خسرو کے پیرو مرشد کا نام کیا تھا؟

ج: خسرو کے پیرو مرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیاؒ تھا۔

26) شاعر فراقؔ کی خواہش کیا تھی؟

ج: شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کے پاس پہنچ جاؤں اور اس کی روح کو راستہ دکھائے۔

27) شاعر فراقؔ نے عمر کے کس حصے میں یہ نظم لکھی؟

ج: 20 سال کی عمر میں۔

28) شاعر فراقؔ کو کس نے پالا تھا؟

ج: دائیوں اور کھلائیوں نے شاعر فراق کو پالا تھا۔

29) آنکھیں کس نے دان کیں تھیں؟

ج: پرنسپل بھرت نارائن نے دان کیں تھیں۔

30) الیکشن کی کونسی میٹنگ باقی تھی؟

ج: الیکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔

31) پطرس بخاری کا پورا نام کیا ہے؟

ج: سید احمد شاہ بخاری

32) پطرس بخاری کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟

ج: لالہ کرپاشنکر جی

33) خسرو نے کم عمری میں کونسا فن سیکھا؟

ج: خسرو نے کم عمری میں فنِ خطاطی سیکھا۔

34) خسرو کے پسندیدہ پھل کونسے تھے؟

ج: خسرو کے پسندیدہ پھل آم خربوزہ تھے۔

Dr BILAL'S

35) یمین الدین آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوئے؟

ج: امیر خسرو۔

36) موسیقی کے مقابلے میں خسرو نے کو کو شکست دی؟

ج: اپنے ہم عصر موسیقار گوپال کو شکست دی۔

37) جس جگہ حویلی تھی اب وہاں کیا تعمیر ہو چکے ہیں؟

ج: فلیٹ

38) خسرو ابتدا میں کیا تخلص اختیار کیا؟

ج: سلطانی۔

39) پرنسپل کی وصیت کے مطابق آنکھیں کس کو دی گئیں؟

ج: آئی بینک

40) کونسا عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے؟

ج: کرموں کا پھل، جزا اور سزا جنت اور دوزخ۔

41) ہوا چاروں طرف کیا پکارتی ہوئی آئی؟

ج: بہار آئی بہار آئی۔

42) ادا جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟

ج: جیلانی بانو

43) شاعر اپنی بستی کو کن لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔

ج: شاعر اپنی بستی کو ناصحوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔

44) اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟

ج: اوس شجر کو دودھ پلانے کا کام دیتی ہے۔

45) خزاں کے رخ پہ زردی کیوں چھائی ہے؟

ج: آمدِ بہار سے خزاں کے رخ پہ زردی چھائی ہے۔

46) کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟

ج: ہوائے صبح جب اپنا منہ دکھاتی ہے تو کلیاں ہنس پڑتی ہیں۔

47) شاعر کونسی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے؟

Dr BILAL'S

ج: شاعر رشوت کی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے۔

48) عدالت کا اختیار کیا ہوتا ہے؟

ج: عدالت کا اختیار ایک طاقت ہے۔ اور وہ ایک انصاف و ناانصافی دونوں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

49) سقراط کو زہر کا پیالا کیوں پینا پڑا؟

ج: سقراط کو زہر کا پیالا پینا پڑا۔ کیونکہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔

50) کس وجہ سے عہدِ قدیم کی برائیاں مٹ گئیں؟

ج: زمانے کے انقلاب کی وجہ سے عہدِ قدیم کی برائیاں مٹ گئیں۔

51) تاریخ میں آج بھی کس کا ماتم کیا جاتا ہے؟

ج: تاریخ میں آج بھی عدالت کی ناانصافی کا ماتم کیا جاتا ہے۔

52) عدل وحق کا سب سے بہترین ذریعہ کس کے ہاتھ ہوتا ہے؟

ج: عدل وحق کا سب سے بہترین ذریعہ منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔

53) مولانا آزاد کس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟

ج: مولانا آزاد ظالم انگریزی حکومت کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے۔

54) کس کے حصے میں مجرموں کا کٹہرا اور کس کے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی؟

ج: ہندوستانیوں کے حصے میں مجرموں کا کٹہرا اور انگریزوں کے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی۔

55) پطرس بخاری کا پورا نام کیا ہے؟

ج: سید احمد شاہ بخاری

56) ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟

ج: آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔

57) پطرس بخاری کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟

ج: لالہ کرپا شنکر جی

58) روزانہ مصنف کے جاگنے کا معمول کیا تھا؟

ج: صبح دس بجے

59) پہلے دن مصنف کو لالہ کرپا شنکر جی نے صبح کتنے بجے اٹھایا؟

ج: رات کے تین بجے

Dr BILAL

60) زعفران کا نباتیاتی نام کیا ہے؟

ج: زعفران کا نباتیاتی نام ''کروکس سٹیاوی لیس (Crocus Sativius) ہے۔

61) کشمیر میں کب سے زعفران کی کاشت کا دعوائی کیا جاتا ہے؟

ج: کشمیر میں 550ء سے ہی زعفران کی کاشت کا دعوائی کیا جاتا ہے۔

62) بات بے بات ہنسنے والے کے لئے کونسا محاورہ استعمال کیا جاتا ہے؟

ج: بات بے بات ہنسنے والے کے لئے ''زعفران کا کھیت دیکھنا'' محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔

63) کشمیر کے کس علاقے میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

ج: کشمیر کے گل مرگ، سون مرگ اور پہلگام جیسے علاقوں میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

64) وہ کونسا کیمیاوی جز ہے جس سے زعفران کی رنگت برقرار رہتی ہے؟

ج: کروسن ہی ایسا کیمیاوی جز ہے جس سے زعفران کی رنگت برقرار رہتی ہے۔

65) زعفران کی کاشت کے لئے کس قسم کی آب وہوا سودمند ہوتی ہے؟

ج: زعفران کی کاشت کے لئے معتدل آب وہوا سودمند ہوتی ہے۔

66) بھکشو زعفران کا استعمال کس موقع پر کرتے ہیں؟

ج: بھکشو زعفران کا استعمال عبادت کے موقع پر کرتے ہیں۔

67) زعفران کا پودا کس سے اگتا ہے؟

ج: زعفران کا پودا گنٹھیوں سے اگتا ہے۔

68) وہ کونسا مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے؟

ج: قہوا ہی کشمیر کا دل پسند مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے۔

69) بلدیہ والے کیا کام کرتے ہیں؟

ج: بلدیہ والے مچھر مارنے کا کام کرتے ہیں۔

70) مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟

ج: مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل، انسان ہے۔

71) مچھر اپنے آپ کو کیا کہتا ہے؟

ج: مچھر اپنے آپ کو فنکار کہتا ہے۔

Dr BILAL'S

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں لکھئے۔(2 مارکس کے لئے سوالات)

1) منیٰ میں تشریف لانے کے بعد حضورؐ کی زبان سے کیا فقرے ادا ہوئے؟ (کوئی چار)

جواب: ہاں! اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو جب پیدا کیا تھا آج زمانہ پھر پھرا کر اسی فطرت پر آ گیا ہے۔ ہاں! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اپنے پروردگار کی پرستش کرنا۔ پانچوں وقتوں کی نمازیں پڑھنا، رمضان کے مہینے کا روزہ رکھنا اور میرے حکموں کو ماننا تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو گے۔

2) حجۃ الوداع کے بعد حضورؐ اور سارا قافلہ کس طرح اپنے اپنے مقام کے لئے روانہ ہوئے؟

جواب: حضورؐ نے منیٰ میں مجمع سے خطاب فرما کر ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کو اس تک پہنچا دے جو یہاں نہیں ہے۔ یہ گویا تبلیغ کا وہ فریضہ تھا جو ہر مسلمان کی زندگی کا جز ہے۔ ان سب کے بعد آپؐ نے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا۔ حج کے دوسرے کاموں سے فرصت کر کے 14 ذی الحجہ کی فجر کی نماز خانۂ کعبہ میں پڑھ کر سارا قافلہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہو گیا۔ اور حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے جھرمٹ میں مدینہ کی راہ لی۔

3) حجۃ الوداع کے دوران صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے۔ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کوئی خدا نہیں مگر وہی اکیلا خدا، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے سارے جتھوں کو شکست دی۔

4) خسرو کی شعری صلاحیتوں کا امتحان کس طرح لیا گیا؟

ج: ایک مرتبہ خسرو ان کے استاد خواجہ سعد الدین کے ہمراہ مشہور عالم خواجہ عزالدین کی محفل میں پہنچے۔ جب خواجہ عزالدین کو پتہ چلا کہ خسرو شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھتے ہیں یہ سن کو مولوی صاحب نے ایک کتاب خسرو کے حوالے کی اور چند اشعار پڑھنے کی فرمائش کی۔ خسرو نے ترنم سے اشعار سنائے۔ جس پر وہ بے حد خوش ہوئے۔ استاد کے اصرار پر ان کی شعری صلاحیت کا امتحان لیا گیا۔ امیر خسرو فی البدیہہ شعر کہہ کر سب کو حیرت میں ڈال دیا۔

5) جگنو نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب: جگنو نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار بڑے ہی جذباتی انداز میں کیا گیا ہے جسے پڑھ کر دل تڑپ اٹھتا ہے اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

6) مصنف پطرس بخاری نے برسبیلِ تذکرہ لالہ کرپاشنکر جی سے کیا کہا؟

جواب: مصنف پطرس بخاری نے برسبیلِ تذکرہ لالہ کرپاشنکر جی سے کہا کہ امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں۔ آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جلد جگا دیا کیجئے۔

7) دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی نے کیا کیا؟

Dr BILAL's

جواب: دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی ان کے گھر پہنچ کر دروازے پر مکّا بازی شروع کر دی اور ان کا یہ عمل تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔

8) مصنف کو آخر کار کس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا؟

جواب: مصنف کو آخر کار اپنے پڑوسی لالہ کرپاشنکر جی کی باتیں سن کر اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا۔

9) شاعر فراق گورکھپوری بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ کیوں کہتا ہے؟

جواب: شاعر فراق گورکھپوری بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ اس لئے کہتا ہے کیوں کہ اب اسے معلوم ہو چکا ہے جگنو بھٹکتی ہوئی روحوں کو راستہ نہیں دکھاتے۔

10) مصنف کو جب پتہ چلا کہ صبح کہ تین بجے ہیں تو ان کے دل نے کیا چاہا؟

جواب: مصنف کو جب پتہ چلا کہ صبح کہ تین بجے ہیں تو ان کے دل نے چاہا کہ عدم تشدد کو خیر آباد کہہ دے۔لیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا ٹھیکہ ہم نے تو نہیں لے رکھا۔ ہمیں اپنے کام سے غرض رکھنا چاہیئے۔اور لیمپ بجھایا اور بڑبڑاتے ہوئے پھر سو گئے۔

11) پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد پھر کس وقت بیدار ہوئے؟

جواب:۔ پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد حسبِ معمول دس بجے اٹھے۔ بارہ بجے تک منہ ہاتھ دھو کر شام کے چار بجے صبح کی چائے پی کر ٹھنڈی سڑک کی سیر کو نکل گئے۔

12) سرحدوں کا جال نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: سرحدوں کا جال نظم میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ جب اللہ نے دنیا کو وجود میں لایا تو اس وقت انسان آزاد تھا۔انسان سرحدیں بنا کر خود اپنی آزادیاں ختم کر لیا اور اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس گیا۔

13) نسلِ آدم کو اللہ نے آزادی دی مگر زمینی لکیروں (سرحدوں) سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: نسلِ آدم کو اللہ نے آزادی دی مگر انسان نے زمینی لکیروں (سرحدوں) کو کھینچ کر خود اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا۔

14) ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بسی کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بسی کو شاعر اس طرح بیان کر رہا ہے کہ زمین پر آج انسان آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر دنیا کو کئی حصوں میں تقسیم کیا ہے اور خود اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا ہے۔

15) مصنف نے لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف کس طرح کی؟

جواب: مصنف نے لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ صبح کا سہانہ اور روح افزا وقت بہت اچھی طرح صرف ہوتا ہے اور صبح کے وقت دماغ کیا صاف ہوتا ہے جو پڑھو خدا کی قسم یاد ہو جاتا ہے۔بھئی خدا نے صبح بھی کیا چیز بنائی ہے۔یعنی اگر صبح صبح شام ہوا کرتی تو دن کیا بری طرح کٹتا۔

Dr BILAL's

16) ودیا چرن جی جہاں تقریر کرتے وہاں کیا ہو جاتا؟

جواب: ودیا چرن جی جہاں تقریر کرتے وہاں ایک سلگتی چنگاری چھوڑ جاتے۔ جو دھیرے دھیرے شعلہ بن جاتی اور شہر کو کچھ دن کے لئے وحشت اور درندگی کے دور کی طرف لے جا کر نفرت کا دریا بن جاتی۔ اور یہ نفرت کی آگ گھر گھر بھڑکتی اور انسان، انسان کو بھسم کرنے اور لوٹنے پر آمادہ ہو جاتا۔

17) شاعر جوشؔ کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کیوں محال ہے؟

ج: دنیا میں چور بازاری، مہنگائی ہوس اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ رائی کی قیمت پہاڑ جتنی ہوگئی ہے۔ لوگوں کی تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ ان کی روزمرہ کی ضرورتیں بھی پوری نہیں ہوسکتیں۔ شاعر کا خیال ہے کہ ان حالات میں رشوت کو چھوڑنا محال ہے۔

18) اردو کے فروغ کے لئے پنڈت نہرو نے کیا کیا؟

جواب: اردو کے فروغ کے لئے نہرو نے ہمیشہ مخلصانہ کوششیں کیں۔ اور اس باب میں فرقہ پرستوں اور متعصبوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے۔ اردو کو قومی زبان کا درجہ دیا۔ اردو مشاعروں اور ادیبوں سے بے حد قریب تھے۔ ان کی عزت اور ان کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ مشاعروں میں نہ شرکت کرتے بلکہ نظامت کے فرائض بھی انجام دیتے۔

19) غیروں پر احسان کی تمہید کرنا کیوں درست نہیں؟

جواب: غیروں پر احسان کی تمہید کرنا کم ظرفی اور بزدلی کی نشانی ہے۔ اس سے احسان مند کا دل دکھتا ہے۔

20) اعجاز احسنی نے سماج کی کس برائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

جواب: اعجاز احسنی نے سماج میں جہیز کی لعنت اور آئے دن داماد کی فرمائشوں کی برائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

21) اماں کی شکل اور قد کے بارے میں لکھئے؟

جواب: اماں کا رنگ سانولا تھا۔ دبلی پتلی ہڈیوں پر کھال چپکی ہوئی تھی۔ کبھی لمبا قد رہا ہوگا۔ مگر وہ اب لاٹھی کے سہارے چلتی ہیں۔

25) بڑی حویلی کا ذکر مصنفہ کو بیش قیمت کیوں لگتا ہے؟

جواب: بڑی کا حویلی کا ذکر آتے ہی محبتوں کا پھوار پھوٹنے لگتا ہے۔ وہ محبتیں جو اس وقت بہت قیمتی تھیں۔ آج اور بھی بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے مصنفہ کو بڑی حویلی کا ذکر بیش قیمت لگتا ہے۔

22) پنڈت نہرو کی اردو دوستی کا وہ کونسا نا قابلِ فراموش واقعہ ہے جو ہماری نئی نسل تک پہنچنا ضروری ہے؟

جواب: پنڈت نہرو کی اردو دوستی کا یہ نا قابلِ فراموش واقعہ ہے جو ہماری نئی نسل تک پہنچنا ضروری ہے۔ جمہوریۂ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کے سوال پر بحث چل رہی تھی۔ سوال یہ تھا کہ کن زبانوں کو آٹھویں جدول میں رکھ کر قومی زبان کا درجہ دیا جائے۔ پنڈت نہرو نے جن زبانوں کی فہرست پیش کی ان میں اردو بھی تھی۔ اس پر کانگریس لیڈر سیٹھ گونداس نے چلّا کر پوچھا ''اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔'' پنڈت نہرو نے اسی جھلاّہٹ کے لہجے میں چیخ کر جواب دیا کہ ''اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔

Dr BILAL's

23) موسیقی کی دنیا میں خسرو کی ایجادات کیا تھیں؟

ج: امیر خسرو مشہور و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کیئے۔ اس لئے وہ مختلف سروں کے موجد کہلائے۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز بھی خسرو ہی کیا یجاد ہے۔ آلۂ موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا بھی ان ہی کے سر ہے۔

24) لال قلعہ کے مشاعرے کا دلچسپ واقعہ بیان کیجئے؟

جواب: لال قلعہ میں جشنِ جمہوریہ کے موقعہ پر مشاعرہ نہرو جی کی صدارت میں منعقد تھا۔ جس کی نظامت کنور مہندر سنگھ بیدی کر رہے تھے۔ جوش کا نام پکارا گیا تو انہوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ اپنی نظم ماتمِ آزادی سنائی۔ نظم کیا تھی ملک کی آزادی اور حکومت پر براہِ راست حملہ تھا۔ جوش نظم سنا رہے تھے۔ مجمع بے اختیار ہو کر ہر ایک شعر پر بے تحاشا داد دے رہا تھا۔ صدرِ مشاعرہ پنڈت نہرو بڑے شوق سے نظم سن رہے تھے۔ ناظمِ مشاعرہ بیدی کی حالت دیدنی تھی۔

26) ماضی کے دور کی دشواریوں کے باوجود مصنفہ کے کیا احساسات ہیں؟

جواب: ماضی کے دور کی دشواریاں مصنفہ کے لئے جان لیوا تھیں۔ کئی محرومیاں کئی مجبوریاں اس وقت مصنفہ کا مقدر بن گئیں تھیں۔ اس کے باوجود ان کے دل میں ہر تصویر حسین اور عزیز ہوگئی تھی۔ مصنفہ کہتی ہیں کہ جب کبھی بڑی حویلی کا ذکر آتا ہے تو محبتوں کے پھوار میں بھیگ جاتی ہوں۔ وہ محبتیں جو اس وقت بھی بہت قیمتی تھیں۔ آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔ ساری پابندیاں جن پر دل دُکھا کرتا تھا۔ بے حقیقت نظر آتی ہیں۔ وہ شب و روز جن سے اس زمانے میں شکایتیں بھی ہوئیں۔ آج اتنی دور سے دیکھتی ہیں تو دل کشا اور دلربا نظر آتے ہیں۔

27) بہار کے آنے سے پہاڑوں میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: بہار کے آنے سے پہاڑوں میں جمی برف پگھل کر پانی بن گیا۔ اور وہی پانی نالوں ندیوں کی شکل میں بہتے بہتے سمندر میں جا کر ملتا ہے۔

28) بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

جواب: بہار کے موسم میں چڑیاں اتراتی، ناچتی گاتی ہوئی باغ میں پھرتی ہیں۔

29) درخت پھولوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟

جواب: موسمِ بہار میں درخت پھولوں کے گہنے پہنتے ہیں۔

30) شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کس لئے محال ہے؟

جواب: دنیا میں چوبازاری، ہوس، مہنگائی اتنی بڑھی ہوئی ہیں کہ رائی کی قیمت پہاڑ جتنی ہوگئی ہے۔ لوگوں کی تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روزمرہ کی ضرورتیں بھی پوری نہیں ہوسکتیں۔ اسی لئے شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا محال ہے۔

Dr. BILAL's

31) رشوت ستانی کو مٹانے کے لئے کونسے اقدامات کرنے چاہئے۔

جواب: رشوت ستانی کو مٹانے کے لئے سب سے پہلے ظالم صنعت کاروں کو روکنا چاہئے۔ ایسے سرمایہ کاروں کو روکئے۔ جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں انہیں کم تنخواہیں دیتے ہیں۔ جب یہ سب چیزیں ختم ہوجائیں گی تو رشوت ختم ہوجائے گی۔

32) انگریزی گورنمنٹ سے متعلق ابوالکلام نے کیا کہا؟

جواب: انگریزی گورنمنٹ سے متعلق مولانا ابوالکلام نے کہا کہ موجودہ انگریزی گورنمنٹ ظالم ہے۔ لیکن اگر میں یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیوں یہ توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصلی نام سے نہ پکاروں۔ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ میں کم سے کم اور نرم سے نرم لفظ جو اس بارے میں بول سکتا ہوں، یہی ہے۔

34) مولانا آزاد کے سامنے فرض کی راہیں کتنی ہیں اور وہ کونسی؟

جواب: مولانا آزاد کے سامنے فرض کی راہیں دو ہیں۔ گورنمنٹ ناانصافی اور حق تلفی سے باز آجائے۔ اگر باز نہیں آسکتی تو مٹادی جائے۔

33) تاریخِ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا ہیں؟

جواب: تاریخِ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدانِ جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوتی ہیں۔ دنیا کے بانیانِ مذاہب سے لے کر سائنس کے محققین تک کوئی پاک اور حق پسند جماعت نہیں ہے۔ جو مجرموں کی طرح عدالت کے سامنے کھڑی نہ کی گئی ہو۔ بلاشبہ زمانے کے انقلاب سے عہدِ قدیم کی بہت سی برائیاں مٹ گئیں۔ عدالت کی ناانصافی کی فہرست بڑی ہی طولانی ہے۔ تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہوسکی۔ ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کی طرح کھڑے کئے گئے۔ سقراط کو اپنی سچائی کی خاطر زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ گلیلیو نے اپنی معلومات اور مشاہدات کو جھٹلا نہ سکا۔ کہ وقت کی عدالت کے نزدیک ان کا اظہارِ جرم تھا۔

35) مولانا آزاد کم اور نرم الفاظ میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جواب: مولانا آزاد کم سے کم اور نرم سے نرم الفاظ میں یہی کہنا چاہتے ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے۔ لیکن اگر میں یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیوں توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصلی نام سے نہ پکاروں۔ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔

36) اٹلی کے قتیل گارڈینو برونو نے عدالت میں کیا الفاظ کہتے تھے؟

جواب: اٹلی کے قتیل گارڈینو برونو نے عدالت میں یہ الفاظ کہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ جو سزا دی جاسکتی ہے بلا تامل دے دو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم لکھتے ہوئے جس قدر جنبش تمہارے دل میں پیدا ہوگی۔ اس عُشرِ عشیر اضطراب بھی سزا سن کر میرے دل نہ ہوگا۔

37) دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی نے کیا کیا؟

جواب: دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی نے ان کے دروازے پر پہنچ کر مکابازی شروع کردی۔ اور یہ ان کا عمل تیز سے تیز تر

Dr BILAL's

ہوتا چلا گیا۔

38) دنیا کو کونسے مما لک میں زعفران کی کاشت جاتی ہے؟

جواب: دنیا کے گنے چنے مما لک مثلاً ایران، اسپین، فرانس، برطانیہ، مراقش اور ہندوستان میں زعفران کی کاشت جاتی ہے۔

39) مصنف کو آخر کار کس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا؟

جواب: مصنف نے اپنے پڑوسی کو صبح جلد اٹھانے کے لئے کہا تو دوسرے دن لالہ جی نے ایشور کا نام لے کر مصنف کے دروازے پر مکابازی شروع کردی۔ کچھ دیر تک تو مصنف سمجھے کہ عالمِ خواب ہے۔ ابھی سے کیا فکر، جاگیں گے تو لاحول پڑھیں گے، لیکن یہ گولہ باری تیز، لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی گئی۔ اور صاحب جب کمرے سبھی دروازے کھڑکیاں لرزنے لگے۔ صراحی پر رکھا گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پر لٹکا ہوا کلینڈر پنڈولم کی طرح ملنے لگا تو مصنف کو آخر کار اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا۔

40) زعفران کے پودے کو دائمی پودا کہنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: زعفران کا چھوٹا سا پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جس کی جڑیں اعشاریہ پانچ سنٹی میٹر حجم کی مخروطی گنٹھیوں کے نچلے حصے سے اگتی ہیں۔ یہ گنٹھیاں پیاز کی گنٹھیوں کی طرح بڑی نہیں ہوتیں۔ ان گنٹھیوں کو ایک بار زمین میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدت تک فصل حاصل کی جاتی ہے اسی خوبی کی وجہ سے یہ دائمی پودا کہلاتا ہے۔

41) زعفران کی اچھی نشوونما کے لئے کونسا موسم سازگار ہوتا ہے؟

جواب: زعفران کی کاشت کے لئے معتدل آب وہوا راس آتی ہے۔ پھول کھلنے کے موسم میں ہلکی دھوپ اور راتوں کی نمی ضروری ہے۔ اس کی بہترین پیداوار کے لئے تیس سے چالیس سنٹی میٹر بارش درکار ہوتی ہے۔ موسمِ بہار کی بارش، گنٹھیوں کی افزائش اور پودے کی اچھی نشوونما کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اکتوبر، دسمبر کی بارش سے پھولوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پودا فضا کی ٹھنڈک کو باآسانی برداشت کرلیتا ہے۔

42) مصنف نے برسبیلِ تذکرہ لالہ کرپاشنکر جی کیا کہا؟

جواب: گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ مصنف کی جو شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ کرپاشنکر جی برسبیلِ تذکرہ کہہ بیٹھے کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں۔ آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجئے۔

43) زعفران میں کون کونسے کیمیاوی اجزا پائے جاتے ہیں؟

جواب: زعفران میں مختلف کیمیاوی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس میں گلائی کوسائیڈ وکروسن اور پائرو کروسن کے کڑوے روغن پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ فاسفورس، پوٹاشیم جیسے معدنیات بھی ہوتے ہیں۔ زعفران میں کروسن ہی ایسا جز ہے جس سے اس کی رنگت برقرار رہتی ہے۔

مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔(3 مارکس کے لئے سوالات)

1) یہ عشق نے دیکھا ہے یہ عقل سے پنہاں ہے
قطرے میں سمندر ہے، ذرے میں بیاباں ہے

متذکرہ بالا شعر اصغر گونڈوی کی بہترین غزل سے لیا گیا ہے۔ اصغر گونڈوی چونکہ ایک صوفی شاعر ہیں۔ اس لئے اس شعر میں تصوفانہ رنگ ملتا ہے۔ شاعر اس شعر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کام عقل نہیں کر پاتی وہ کام عشق کر جاتا ہے۔ عشق قطرے میں سمندر کی گہرائی و گیرائی کو بھانپ لیتا ہے۔ اور ذرے کو دیکھ کر بیاباں کی وسعت کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ یہ حقیقت عقل پر واضح نہیں ہوتی عشق سب کچھ جانتا ہے۔ عقل سو بہانے تلاش کرتی ہے۔ جب کہ عشق آفاقی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات عقل سے بالکل پوشیدہ ہوتی ہے۔

2) آغوش میں ساحل کے، کیا لطف سکوں اس کو
یہ جان ازل ہی سے، پروردۂ طوفاں ہے

صوفی شاعر اصغر گونڈوی نے اس شعر میں بلند و بالا عزائم واعلیٰ حوصلے کا عمدہ اظہار کیا ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ جو لوگ طوفان کے پروردہ ہیں وہ خطرات اور مصائب سے کبھی گھبرایا نہیں کرتے۔ بلکہ بڑی دلیری سے ان مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ ٹھہرے ہوئے تالاب کی طرح نہیں بلکہ بہتے دریا کی طرح رہنا پسند کرتے ہیں۔ کسی ایک کنارے پر پہنچ کر خاموش رہنے میں وہ لطف محسوس نہیں کرتے۔ ہمیشہ کشمکش میں رہنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ بلند عزم ویقین رکھتے ہیں اور آخر کار اپنے منزل مقصود کو پا لینے تک دم نہیں لیتے اور ویسے بھی زندگی طوفانِ حوادث ہی کا نام ہے۔

3) ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

مذکورہ بالا شعر شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ کی انتہائی خوبصورت غزل کا مطلع ہے۔ اس شعر میں علامہ اقبالؔ نے اپنے حقیقی محبوب یعنی اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تیرے عشق کی اس اونچائی منزل، اُس آخری حد تک پہنچوں جس کے آگے کچھ بھی باقی نہ رہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ عشق کبھی نہ ختم ہونے والی ایک سیڑھی کی مانند ہے۔ اس پر جتنا بھی چڑھتے جائیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی اسی لئے مصرعۂ ثانی میں شاعر فرماتے ہیں۔ کہ میری یہ تمنا میرے بھولے پن اور معصومیت کی نشانی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس عشق کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ میں پھر بھی اس انتہا کی تمنا کر رہا ہوں۔

4) اے شوقِ نظارہ کیا کہیئے، نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں
اے ذوقِ تصور کیا کیجئے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے

شاعر مجازؔ اس شعر میں کہتے ہیں کہ دنیا کے ہنگاموں نے ہمارے دل ودماغ پر اتنا گہرا اثر ڈالا ہے کہ ہمیں محبوب کا چہرا بھی یاد نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے دل ودماغ پر محبوب کا حسین چہرہ چھایا رہتا تھا۔ لیکن آج یہ عالم ہے کہ غمِ دوراں کے باعث ہمارا ذوقِ تصور

Dr BILAL's

اس قدر متاثر ہوا ہے کہ ہمارے تصور میں محبوب کی صورت بھی نہیں آتی۔

5) ذرا سا تو دل ہوں، مگر شوخ اتنا
وہی ''لن ترانی'' سنا چاہتا ہوں

مندرجہ بالا شعر ڈاکٹر علامہ اقبال کی عمدہ ترین غزل سے ماخوذ ہے۔اس شعر میں صنعتِ تلمیح کی صفت بیان کی گئی ہے۔شاعر علامہ اقبالؔ اپنے حقیقی معبود سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے خدا میں ایک ننھی سی جان ہوں۔ بندۂ ناچیز و حقیر ہوں۔تیرے سامنے میری کوئی حیثیت و بساط نہیں۔مگر اس کے باوجود بھی تو میرا شوخِ عظیم دیکھ کر دل تیرے دیدار کی تمنا کا منتظر ہے۔تیرا جواب جانتے ہوئے بھی میں تجھ سے وہی بات سننا چاہتا ہوں جو تو نے کوہِ طور پر کھڑے حضرت موسیٰؑ سے کہی تھی۔''لن ترانی''، یعنی کہ ''تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔'' بظاہر یہ ممکن نہیں ہے مگر میرے دل کی یہی آرزو ہے۔

6) یہ جنت مبارر ہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

علامہ اقبالؔ اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اپنے محبوب کو دیکھنے کی چاہت میرے اندر اس قدر عروج پر ہے کہ مجھے جنت جیسی چیز کی بھی پرواہ نہیں ہے۔اے ربِّ کائنات جو لوگ جنت کی طلب میں رات دن محنت کر کے زہد و تقویٰ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔اور اپنی عبادتوں کے عوض تجھ سے پانے کی خواہش رکھتے ہیں۔انہیں تیری جنت مبارک ہو۔تو اپنے وعدے کے مطابق انہیں اپنی جنت کا حقدار بنادے۔میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ روزِ محشر جب پرہیزگاروں میں جنت کے گھر تقسیم کیئے جا رہے ہوں عین اسی وقت میرا سامنا حضورؐ سے ہو جائے اور مصرعہ ثانی میں آپ سے شاعر کی مراد سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں اسی لئے وہ مزید فرماتے ہیں کہ میرے لئے آپؐ کا سامنا ہر قسم کی جنت سے بڑھ کر ہے۔

7) سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا ہی مداوا کر نہ سکے
سب کے تو گریباں سی ڈالے، اپنا ہی گریباں بھول گئے

اسرار الحق مجازؔ کا شمار ترقی پسند شعراء میں کیا جاتا ہے۔اس وقت کسان، مزدور اور محنت کشوں کو شاعری کا موضوع بنایا جاتا تھا۔اس شعر میں بھی کچھ ایسی ہی لہر محسوس ہوتی ہے۔مجاز فرماتے ہیں کہ میں نے ساری زندگی دوسروں کی مدد اور خدمت میں گزار دی۔ ہمیشہ دوسروں کے غموں کو دور کر کے ان کو راحت و سکون پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔اور آخر میں وہ مایوسی پچھتاوے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کتنا بدنصیب ہوں کہ غیروں کو آرام پہنچانے ان کا علاج کرنے اور انکے پھٹے گریباں کو سینے میں اتنا مصروف ہو گیا کہ خود اپنی طرف توجہ نہ کر سکا۔لوگوں کا بھلا کرنے کی چاہ نے میرا گریباں پھٹا کا پھٹا ہی رہنے دیا۔

8) یہ اپنی وفا کا عالم ہے، اب ان کی جفا کو کیا کہیئے
اک نشتر زہر آگیں رکھ کر، نزدیک رگِ جاں بھول گئے

Dr BILAL'S

اسرارالحق مجازؔ کی غزلِ مسلسل کی عمدہ مثال ہے۔اس شعر میں شاعر ''وفا اور جفا'' کو صنعتِ تضاد کے طور پر استعمال کر کے اپنی مہر و وفا اور اپنے محبوب کی کیفیت بے وفائی کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میری وفا کا عالم دیکھئے۔میں نے دنیا کی ہنگامہ آرائیوں میں بھی اپنے محبوب سے وفاداری نبھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔مگر اپنے محبوب کی بے وفائی کا کیا ذکر کروں کہ وہ میری ساری محبتوں ، ہمدردیوں کو بھلا کر اپنی بے وفائی کے ذریعہ خود عاشق کی جان خطرے میں ڈال کر ایک گہرا زخم و صدمہ پہنچا کر انجان بن کر چل پڑے۔

9) ہنگامہ زارِ عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا
پھولوں سے نرم لوگ بھی پتھر میں ڈھل گئے

متذکرہ بالا شعر میں مشہور و معروف شاعر حمید الماس کی غزل سے اخذ کیا گیا ہے۔حمید الماس کا یہ شعر بے حسی و بے مروتی کا عملی نمونہ ہے۔شاعر اپنے محبوب سے شکوہ کرتے ہوئے مخاطب ہیں کہ اس ہنگامہ عشق میں ایک مقام ایسا بھی آیا کہ جو محبوب شاعر کے حق میں پھولوں سا بھی نرم رویہ رکھتا تھا۔وہ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے بے غرض و بے مروت اور پتھر کی مانند سخت ہو گیا ہے۔ان کے درمیان جذبات ایسے بدلے کہ وہ گرم جوشی وہ محبت وہ الفت باقی نہ رہی۔حالات نے ایک دوسرے کے مابین دوری پیدا کر دی ہے۔اور شاعر خود تبدیلیِ رُجحان سے حیران کُن ہے۔

10) فرصت کہاں کہ یاد کا ملبہ کریدتے
کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنبھل گئے

مندرجہ بالا شعر حمید الماس کی غزل سے ماخوذ ہے۔اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس دور میں وہ اس قدر مصروف ہو گیا ہے کہ اسے اپنی ماضی کی باتوں کو یاد کرنے تک کی فرصت نہیں ہے۔محبوب کی بے وفائی و بے رخی سے شاعر کی سوچ کا زاویہ ہی بدل دیا ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ ایک آندھی آئی سب کچھ تباہ و برباد کر کے چلی گئی۔اور وہ اس کا شکار ہو کر سنبھل گیا۔مصرعہ ثانی میں '' کچھ لوگ'' سے مراد شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہے وہ فرماتا ہے کہ جب انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آن پڑے تو اسے دوسروں سے مدد ملنے کی توقع نہیں ہوتی۔انسان کو اکیلے ہی اپنی مدد آپ کرنی پڑتی ہے۔اسی لئے شاعر مزید فرماتا ہے کہ اب گذرتے وقت کی اچھی یادیں ہی اس کا سرمایا ہیں۔

شعرا و ادباء کا تعارف:(3 مارکس کے لئے سوالات)

1) ڈاکٹر صغریٰ عالم

نام:صغریٰ بیگم
تخلص:صغریٰؔ
قلمی نام: صغریٰ عالم
پیدائش: 18 جنوری 1938ء بمقام کلبرگی

Dr.BILAL's

تعلیم: کلبرگی میں حاصل کی

تصانیف: حیطۂ صدف، بیت الحروف، صفِ ریحان، کفِ میزان اور حنائے غزل

انتقال: 10 مارچ 2010ء

2) سید سلیمان ندوی

نام: **سید سلیمان**

قلمی نام: سید سلیمان ندوی

پیدائش: 1884ء پٹنہ، بہار

تعلیم: جید عالم، نقاد اور مؤرخ، محقق

تصانیف: رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، سیرتِ عائشہ، نقوشِ سلیمانی

انتقال: 1953ء پاکستان

3) ماہر القادری

نام: منظور حسین قادری

تخلص: ماہر

قلمی نام: ماہر القادری

پیدائش: 1906ء کیسر کلاں (یوپی)

تعلیم: گھر پر حاصل کی

تصانیف: محسوساتِ ماہر، جذباتِ ماہر، ذکرِ جمیل وغیرہ

انتقال: 1978ء پاکستان

4) جوش ملیح آبادی

نام: شبیر حسن خان

تخلص: جوش

قلمی نام: جوش ملیح آبادی

پیدائش: 5 دسمبر 1898ء دہلی

تعلیم: گھر پر حاصل کی

Dr BILAL'S

تصانیف: نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، آیات و نغمات، عرش و فرش

انتقال: 1982ء کراچی پاکستان

5) فراقؔ گورکھپوری

نام: رگھوپتی سہائے

تخلص: فراقؔ

قلمی نام: فراقؔ گورکھپوری

پیدائش: 28 اگست 1896ء گورکھپور

تعلیم: گھر پر اور الہ آباد سے مکمل کی۔

تصانیف: روحِ کائنات، رمز و کنایات، غزلستان، شبنمستان، روپ، گلِ نغمہ

انتقال: 3 مارچ 1982ء

6) زہرہ جمال

نام: زہرہ جمال

قلمی نام: زہرہ جمال

پیدائش: 1931ء ممبئی

تعلیم: ممبئی

مصروفیت: تعلیم و تدریس کے پیشے سے وابستہ رہیں۔ مطالعہ ان کا اہم مشغلہ تھا۔ 1970ء سے باقاعدہ لکھ رہی ہیں۔ سماج سے جڑے اہم مسئلوں پر دل کو چھونے والے افسانے لکھے ہیں۔

7) میر انیسؔ

نام: میر ببر علی

تخلص: انیسؔ

قلمی نام: میر انیسؔ

پیدائش: 1802ء فیض آباد

تعلیم: فیض آباد میں حاصل کی

تصانیف: ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے

انتقال: 1874ء

Dr BILAL'S

8) پطرس بخاری

نام: سید احمد شاہ بخاری

قلمی نام: پطرس بخاری

پیدائش: یکم اکتوبر 1898ء پشاور

تعلیم: پاکستان پشاور، لاہور اور لندن

تصانیف: پطرس کے مضامین

مصروفیت: انگریزی کے استاد، محکمۂ آل انڈیو میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر، ڈائرکٹر جنرل، 1955ء میں انھیں اقوامِ متحدہ میں شعبۂ اطلاعات کا جنرل سکریٹری بنایا گیا۔

انتقال:

9) اداؔ جعفری

نام: عزیز جہاں

تخلص: اداؔ

قلمی نام: ادا جعفری

پیدائش: 22 اگست 1926ء بدایوں

تعلیم: بدایوں

تصانیف: میں ساز ڈھونڈتی رہی، غزالاں تم تو واقف ہو، شہرِ سخن بہانہ ہے، اور شہر درد

انتقال: 12 مارچ 2015ء کراچی

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔ (3 مارکس کے لئے سوالات)

1) اے خدا تو گواہ رہنا

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

یہ جملہ حضورؐ نے کہا حجۃ الوداع کے موقعہ پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اپنا پیغام پہنچادیا۔ تو لوگوں نے بے شک آپ نے پہنچایا تو حضورؐ نے یہ جملہ کہا

2) لوگو امن وسکون کے ساتھ، لوگو امن وسکون کے ساتھ

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

یہ جملہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ حاجیوں کا مجمع مزدلفہ کو آگے بڑھنے لگا تو حضورؐ مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ

Dr BILAL'S

کہا۔

3) اگر کسی نے ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق بدایوں کے شام وسحر سے لیا گیا ہے جس کی مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

یہ جملہ بوڑھی اماں نے کہا یہ جملہ اماں نے بچوں کی کسی بات پر خوش ہوکر مرچوں کے حلوہ کی تعریف کرتے ہوئے بچوں کو تاکید کی۔

4) اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق بدایوں کے شام وسحر سے لیا گیا ہے جس کی مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

یہ جملہ بوڑھی اماں نے کہا یہ جملہ اماں نے بچوں کو مرچوں کے حلوے کے فائدے بتاتے ہوئے کہا۔

5) اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کی مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

یہ جملہ نہرو جی نے کہا ان کی بیٹی اندرا ہر خط میں اشعار کی فرمائش کی تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا۔

6) اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کی مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

یہ جملہ نہرو جی نے کہا جب کانگریسی لیڈر کے زبان کے مسئلے پر کئے گئے سوال کے جواب میں اسی لہجے میں کہا۔

7) اردو بھلا کس کی مادری زبان ہوسکتی ہے۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کی مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

یہ جملہ کانگریسی لیڈر سیٹھ گونداس نے کہا جب پارلیمنٹ میں قومی زبانوں کی درجہ بندی کی جو فہرست پیش کی جس میں اردو زبان تھی ۔تو اس پر یہ جملہ کہا

8) بھائیو! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق درشٹی سے لیا گیا ہے جس کی مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

یہ جملہ ودیا چرن جی نے کہا لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ تاریخ کو کُریدنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

9) خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق درشٹی سے لیا گیا ہے جس کی مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

یہ جملہ مولانا رجب نے کہا جب انہیں یہ پتہ چلا ودیا چرن جی اہنسا کی باتیں کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ جملہ کہا۔

Dr.BILAL's

10) پھر سارا دیش ہمارے محلّہ جیسا کیوں نہ بنے

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق درشٹی سے لیا گیا ہے جس کی مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

یہ جملہ ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر مجمع میں بیٹھی اندومتی سوچ رہی تھی

11) آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجئے

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق سویرے جو آنکھ میری کھلی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

یہ جملہ باتوں باتوں میں مصنف نے اپنے پڑوسی لالہ جی سے یہ جملہ کہا

12) اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق سویرے جو آنکھ میری کھلی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

یہ جملہ لالہ کرپا شنکر جی نے مصنف سے اس وقت کہا جب وہ مصنف کو صبح جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔

13) مسٹر صبح میں نے آواز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا۔

یہ جملہ ہماری درسی کتاب نوبہارِ ادب کے سبق سویرے جو آنکھ میری کھلی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

یہ جملہ لالہ کرپا شنکر جی نے کہا جمصنف سے جب ان کی ملاقات کالج میں ہوتی ہے تو یہ جملہ کہا

اردو قواعد سے منسلک سوالات (3 مارکس کے لئے)

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک مشق پر سوالات پوچھے جائیں گے۔ (بطورِ مثال نیچے دیئے گئے ہیں۔)

1) ان الفاظ کے واحد جمع لکھئے۔ ۱) حق ۲) بانی ۳) ذریعہ

2) ان الفاظ کیا ضداد لکھئے۔ ۱) بیش قیمت ۲) دشوار ۳) رونق

3) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔ ۱) عقیدہ ۲) وحشت ۳) آثار

4) ان الفاظ کے مترادفات لکھئے۔ ۱) ہتھیار ۲) پامال ۳) زمانہ

حصّہ نثر

جملہ اور مضمون نویسی کے متعلق سوالات

1) جملہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: الفاظ کا وہ مجموعہ جس سے کچھ معنی ومطلب نکلتے ہوں۔ جملہ کہلاتا ہے۔

2) جملے کے حصّے کتنے ہیں اور کونسے ہیں؟

Dr BILAL's

جواب: جملے کے دو حصّے ہیں۔ ۱) مبتدا ۲) خبر

3) معنی کے لحاظ سے جملے کی قسمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں ۱) جملہ خبریہ ۲) جملہ انشائیہ

4) صورت کے لحاظ سے جملے کی قسمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں ۱) مفرد جملہ ۲) مرکب جملہ

5) مفرد جملہ کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ جملہ جس میں صرف ایک مبتدا اور ایک خبر ہو۔

6) مرکب جملہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: وہ جملہ دو یا دو سے زیادہ مفرد جملوں سے بنا ہو۔ اسے مرکب جملہ کہتے ہیں۔

7) جملہ انشائیہ کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

جواب: جملہ انشائیہ وہ ہے۔ جس میں کہنے والے کے خیال، اس کی خواہش یا جذبہ کا اظہار ہو۔

8) جملہ خبریہ کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

جواب: "جملہ خبریہ ایسے جملے کو کہتے ہیں۔ جو کسی واقعے، کیفیت یا صورتِ حال کی خبر دے"۔

9) مفرد جملے کی قسمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں ۱) جملہ اسمیہ ۲) جملہ فعلیہ

10) مرکب جملے کی قسمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: مرکب جملے کی دو قسمیں ہیں ۱) مرکب مطلق، ۲) مرکب ملتف

11) جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: وہ جملہ جس میں مبتدا اسم ہو، اور خبر فعل ہو ایسے جملے کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔

مثال: نظیر آرہا ہے۔

12) جملہ اسمیہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: وہ جملہ جس میں مبتدا اور خبر دونوں اسم ہوں۔ اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے۔

مثال: احمد نیک لڑکا ہے۔

13) وصلی کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: ایسا جملہ ہے جس میں دو جملے حرفِ عطف کے ذریعے ملیں۔

Dr BILAL's

مثال: ۱) طلبا کا کام اسکول جانا اور علم حاصل کرنا ہوتا ہے

۲) بھرت نارائن نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی۔

14) تردیدی کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: ایسا جملہ ہے جس میں ایک جز (پہلا جملہ) دوسرے جز (دوسرا جملہ) کی ضد ہو۔ ان کے درمیان حرفِ تردید یعنی ''ورنہ'' کا استعمال کیا جائے تو وہ تردیدی جملہ کہلاتا ہے۔

مثلاً:۔ ۱) پرہیز کرتے رہو ورنہ مرض بڑھ جائے گا۔

۲) سمجھ کر کام کیا کرو ورنہ ناکام ہو جاؤ گے۔

15) مرکب مطلق کسے کہتے ہیں اور اس کی قسمیں کتنی ہیں؟

جواب: ایسے دو جملے سے بنے ہیں۔ جو اپنی جگہ مکمل ہیں۔ اور پورا پورا معنی دے رہے ہیں۔ ان کو الگ الگ بھی پڑھیں۔ جب بھی یہ اپنا مکمل مفہوم دیتے ہیں۔ ان میں ہر مفرد جملہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں دو جملے حرفِ عطف یعنی ''اور'' کے ذریعے سے ملے ہیں۔ ایسے جملے کو مرکب مطلق کہتے ہیں۔

اس کی چار قسمیں ہیں۔ ۱) وصلی، ۲) تردیدی، ۳) استدراکی، ۴) سببی

16) جملہ سببی کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

جواب: ایسا مرکب جملہ جس کے دوسرے حصّہ میں سبب، وجہ یا نتیجہ کا ذکر ہو۔

مثال:۔ ۱) گو اس کی عادتیں اچھی ہیں مگر نیت اچھی نہیں۔

۲) اس کی بات تو ٹھیک ہے مگر رویہ غلط ہے۔

۳) جابر کے کہنے کا انداز اچھا ہے مگر آواز صحیح نہیں ہے۔

17) جملہ استدراکی کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

جواب: استدراکی جملے میں دو باتیں کہی جاتی ہیں۔ دوسری بات یا تو پہلی بات کے خلاف ہوتی ہے۔ یا اسے محدود کرتی ہے۔ یا اس کی توسیع کرتی ہے۔

یا

ایسا مرکب جملہ جس کے دو حصّے ہوتے ہوں۔ اور معنی کے اعتبار سے دوسرا حصّہ پہلے حصّے کے خلاف ہو یا پھر اس کی توسیع کرے۔

مثال: ۱) وہ بڑی بڑی باتیں تو کرتا ہے مگر کام نہیں کرتا۔

۲) آم میٹھے ہی نہیں بلکہ سستے بھی ہیں۔

18) مرکب ملتف کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

Dr BILAL'S

جواب: ملتف وہ مرکب جملہ ہے۔ جس میں ایک جملہ اپنے معنی کے اظہار کے لئے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔

یا

ایسا جملہ جس کا ایک جز اصلی (پہلا جملہ) اور دوسرا اس کے تابع ہو۔ جب تک تابع جملہ (دوسرا جملہ) پڑھا نہیں جاتا۔ اصلی جملے کا مطلب واضح نہیں ہوتا یہ جملہ ملتف کہلاتا ہے۔

مثال: 1) وہ لڑکا جو محنتی تھا کامیاب ہوگیا۔ 2) وہ کتاب جو آپ ڈھونڈ رہے تھے میز پر ہے۔

19) جملہ انشائیہ کی قسمیں کتنی ہیں؟

جواب: 12 قسمیں ہیں۔

20) ''حکم'' (امر) کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

مثال:۔ ۱) قلم لاؤ۔

۲) جو سزا دی جاسکتی ہے بلا تامل دے دو

21) ''نہی'' کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں کسی کام کا انکار کیا گیا ہو۔

مثال:۔ ۱) کم نہ تولو۔

۲) شور نہ کرو۔

22) ''استفہام'' کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو۔

سوالیہ الفاظ:۔ کون، کب، کیسے، کسے، کیوں، کیا وغیرہ

مثال:۔ ۱) تم دھارواڑ سے کب آئے۔ ۲) تم نے آج کھانا کیوں نہیں کھایا؟

23) ''تعجب'' کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں اظہارِ تعجب ہو۔

تعجب کے لئے الفاظ:۔ اللہ اللہ، ارے، کیا، یہ کیا وغیرہ۔

مثال:۔ ۱) اللہ یہ کیا ہوگیا۔

24) ''تحسین'' کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں تعریف کا اظہار کیا گیا ہو۔

Dr BILAL's

شاباش، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، واہ، مرحبہ، جزاک اللہ، کیا خوب، کیا بات وغیرہ وغیرہ

۱) شاباش تمہارا کام بہت عمدہ ہے۔ ۲) ماشاء اللہ کیا خوبصورت چیز ہے۔

25) عرض کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں درخواست یا عرضی کی گئی ہو۔

عرض:۔Request گذارش،

عرض کے لئے الفاظ:۔ ازراہِ کرم، برائے کرم، برائے مہربانی، مہربانی Please

1) تم اپنا وقت یوں ضائع ہ کرو۔ 2) مہربانی فرما کر میرا کام کر دیجئے۔

26) ندا کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں آواز دی گئی ہو۔

ندا: آواز، صدا، ندا کے الفاظ:۔ ارے، اے، وہ، اجی، جی، جناب، محترم، محترمہ

1) لوگو! امن وسکون کے ساتھ، لوگو امن وسکون کے ساتھ۔

2) خداوند گواہ رہنا۔

27) تاسف کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں افسوس کا اظہار کیا گیا ہو۔

تاسف:۔ افسوس، رنج، پچھتاوا،

ہائے، اُف، افسوس

1) افسوس! عمر رائیگاں گئی۔ 2) اُف! یہ گرمی بہت زیادہ ہے۔

28) شرط کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں شرط رکھی گئی ہو۔

1) اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہو گئے ہوتے۔ 2) اگر تم صحیح وقت پر آتے تو تمہیں بس مل جاتی۔

29) ''تنبیہہ'' کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں تنبیہہ کی گئی ہو۔

تنبیہہ:۔ خبردار، نصیحت، تاکید، دیکھو، سنو، ہوں ہوں وغیرہ وغیرہ

1) خبردار! دوبارہ ایسا مت کرنا۔ 2) ہوشیار! ایسا نہ کرنا۔

30) تمنا کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

Dr BILAL'S

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں کسی خواہش یا تمنا کا اظہار ہو۔

1) کاش میں کامیاب ہوتا۔ 2) کاش! آج ہم میں کوئی سقراط جیسا سچا اور آزاد جیسا ہوتا۔

31) قسم کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟

جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں قسم کا اظہار کیا گیا ہو۔

قسم کے لئے الفاظ:۔ قسم خدا کی، بخدا، للہٗ، اماں قسم، قسم سے، قرآن کی قسم

1) واللہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔

2) قسم خدا کی میں نے دروازہ نہیں توڑا۔

32) مضمون کسے کہتے ہیں؟

جواب: مضمون ایک ایسی تحریر ہے جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔

33) مضمون کے کتنے جُز (حصّے) ہیں لکھئے۔

جواب: مضمون کے تین جُز ہیں۔

۱) تمہید، ۲) نفسِ مضمون، ۳) خاتمہ

34) مضامین کن کن موضوعات پر لکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: مضامین مختلف موضوعات پر یعنی مذہبی، سماجی، سائنسی، جغرافیائی معلومات سے متعلق لکھے جاسکتے ہیں۔ اگر مضمون میں مذہب، سماج، سیاست، سائنس سے متعلق کسی اہم مسئلہ پر اظہارِ خیال کرنا ہو تو مسئلہ کی غرض وغایت، اس کے نتائج اور اس کے حل سے متعلق تجاویز پیش کئے جاتے ہیں۔

35) مضامین کے اقسام پر مختصر روشنی ڈالئے؟

جواب: مضامین شخصی، معلوماتی، تفریحی مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

شخصی مضامین: شخصی مضمون لکھتے وقت تعارف، خاندانی حالات، شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسا مضمون شخصی مضمون کہلاتا ہے۔

معلوماتی مضمون: جس چیز سے متعلق مضمون لکھا جارہا ہے۔ اس کا تعارف، فوائد اور نقصانات اور اس کے نتائج کے بارے میں مدلل انداز میں حقائق بیان کرنا چاہئے۔ ایسے مضامین میں خیالی طوطا مینا اڑانے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ ہر بات حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے موبائل فون کے فائدے نقصانات، گلوبل وارمنگ، انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات وغیرہ آج کے اہم موضوعات ہیں۔

Dr BILAL's

حصّہ نظم

اصنافِ سخن اور اجزائے غزل

1) حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ اسے حمد کہتے ہیں۔

2) نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ نظم جس میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف بیان کرتا ہے۔

3) نظم کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: پرُونا

4) نظم کسے کہتے ہیں؟

جواب: نظم وہ منظومِ کلام ہے جس میں کوئی خیال یا موضوع کو ترتیب و تنظیم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

5) آزاد نظم کسے کہتے ہیں؟

جواب: آزاد نظم وہ ہے جس کے مصرعوں میں ارکان گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں اور یہ ردیف وقوافی کی پابندی سے آزاد ہوتے ہیں۔

6) پابند نظم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پابند نظم مصرعے یکساں ہوتے ہیں اور ارکان مساوی رہتے ہیں اور اس میں ردیف وقوافی کی پابندی کی جاتی ہے۔

7) مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں مرحوم کی تعریف کی جاتی ہے۔

8) مرثیہ کی قسمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟۔

جواب: مرثیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱) شخصی مرثیہ ۲) کربلائی مرثیہ

9) کربلائی مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کربلائی مرثیہ میں حضرت امام حسینؓ، ان کے عزیزوں اور رفقاء کی شہادت کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

10) مرثیے عموماً کس ہیئت میں لکھے جاتے ہیں۔

جواب: مرثیے عموماً مسدس کی ہیئت میں لکھے جاتے ہیں۔ مسدس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوتے ہیں۔

11) شخصی مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: شخصی مرثیہ میں کسی وفات پانے کے لئے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں۔

Dr BILAL's

12) کسے الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے؟

جواب: میر انیسؔ کو الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔

13) رباعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: رباعی سے مراد چار مصرعوں والی نظم کو کہتے ہیں۔

14) رباعی کس لفظ سے مشتق ہے؟

جواب: رباعی عربی زبان کے لفظ ''ربع'' سے مشتق ہے۔

15) رباعی کے کس مصرعے میں ردیف اور قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے؟

جواب: رباعی کے تیسرے مصرعے میں ردیف اور قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔

16) رباعی کے کن مصرعوں میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے؟

جواب: رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعوں میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔

17) رباعی کا کونسا مصرعہ حاصل کلام ہوتا ہے؟

جواب: رباعی کا چوتھا مصرعہ حاصلِ کلام ہوتا ہے۔

18) اردو شاعری کی مشہور و مقبول صنف کونسی ہے؟

جواب: غزل اردو شاعری کی مشہور و مقبول صنف ہے۔

19) غزل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غزل وہ منظومِ کلام ہے جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔

20) مطلع کسے کہتے ہیں؟

جواب: غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔

21) حسنِ مطلع کسے کہتے ہیں؟

جواب: کبھی کبھی غزل کے دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں بھی ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔

22) بیت الغزل یا شاہِ بیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: غزل کے سب سے اچھے اور عمدہ شعر کو شاہِ بیت کہتے ہیں۔

23) مقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب: غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

Dr BILAL's

علمِ عروض

1) علمِ عروض کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ علم جس سے شعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ اسے علمِ عروض کہتے ہیں۔

2) ارکان کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مقررہ الفاظ جن سے بحر بنتی ہے۔

3) بحر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ارکان کی تکرار سے جب کوئی خاص وزن پیدا ہوتا ہے اسے بحر کہتے ہیں؟

4) بحر کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: بحر کی دو قسمیں ہیں۔ ۱) مفرد بحر ۲) مرکب بحر

5) مفرد بحر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک ہی رکن کی تکرار سے بننے والی بحر کو مفرد بحر کہتے ہیں۔

6) مرکب بحر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو یا دو سے زیادہ ارکان کی تکرار سے بننے والی بحر کو مرکب بحر کہتے ہیں۔

اقسام صنائع و بدائع

1) صنعتِ تضاد یا طباق :۔ شعر کے ایک ہی یا دونوں مصرعوں میں ایسے الفاظ کا لانا جو آپس میں متضاد ہوں اسے ''صنعتِ تضاد'' کہتے ہیں۔

مثال:۔ 1) طولِ غمِ حیات سے گھبرا نہ اے جگر
ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو — شام X سحر

2) دن کا کیا ذکر تیرہ بختوں میں
ایک رات آئی ایک رات گئی — دن X رات، آئی X گئی

Dr BILAL's

3) درد منّت کشِ دوا نہ ہوا

میں نہ اچھا ہوا نہ برا ہوا   اچھا X برا

4) قیدِ حیات و بندِ غم، اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

موت X حیات

2) **تلمیح:۔** کلام میں کسی مشہور واقعہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو "تلمیح" کہتے ہیں۔تلمیح کے الفاظ بظاہر مختصر ہوتے ہیں۔لیکن اس پیچھے وہ پورا واقعہ یا قصّہ ہوتا ہے۔جس کی طرف شاعر اشارہ کرنا چاہتا ہے۔اس پورے قصّہ کو جانے بغیر نہ تو شعر کا مطلب بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔اور نہ ہی شعر کے اندر لائی گئی صنعتِ تلمیح کا پورا پورا لطف اُٹھایا جا سکتا ہے۔

مثال:۔ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی   میرے دکھ کی دوا کرے کوئی   ابنِ مریم

نارِ نمرود کو کیا گلزار   دوست کو یوں بچا لیا تو نے   نارِ نمرود

کیا کیا خضر نے سکندر سے   اب کسے رہنما کرے کوئی   خضرؑ

3) صنعتِ تکرار:۔ جس شعر میں کسی لفظ کی تکرار پائی جاتی ہے۔تو اسے صنعتِ تکرار کہتے ہیں۔

اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا

اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہیں

"کچھ کچھ"

4) تشبیہہ:۔ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کو ایک معنیٰ میں شریک کرنا تشبیہہ کہلاتا ہے۔

یا

کسی چیز کو کسی چیز کے مشابہ یا ہم شکل قرار دینا تشبیہہ کہلاتا ہے۔

مثال:۔ ۱) خالد شیر کی مانند ہے۔ ۲) چاند سا چہرہ۔ ۳) پتھر جیسا دل۔

ارکانِ تشبیہہ پانچ ہیں۔ ۱) مشبہ ۲) مشبہ بہ ۳) حرفِ تشبیہہ ۴) وجہ شبہ ۵) غرضِ تشبیہہ

نازکی اس کے لب کی کیا کہیئے

Dr BILAL's

پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

5) استعارہ:۔ استعارہ لفظ ''مستعار'' سے بنا ہے۔جس کے معنی ہوتے ہیں۔ ''ادھار لینا'' لیکن اصطلاح میں کسی لفظ کو اس کے اصلی معنی کے علاوہ دوسرے کسی معنی میں استعمال کرنے کو ''استعارہ'' کہتے ہیں۔ ان دونوں معنوں کے درمیان اگر تشبیہی لگاؤ ہے تو وہ استعارہ کہلائے گا۔

شعر میں استعارہ اس لفظ کے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس کا ستعال ہوتا ہے۔

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن سے

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف، چرخِ کہن کانپ رہا ہے

مندرجہ ذیل نظمیں جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔(کوئی ایک)

حمد

صدائے کُن سے ابد تک شباب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پنہاں حجاب تیرا ہے
کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
صنم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر ایک نصاب تیرا ہے
رضا تری ہے غفورالرحیم بھی تو ہے
غضب و قہر بھی تیرا ، ثواب تیرا ہے

Dr BILAL's

نعت

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے تشریف محمدؐ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کو چرانے والے نے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی، ذرّوں کے مقدر چمکائے

تفصیلی جوابات جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔(کوئی تین)

1) حجۃالوداع کے موقعہ پر دیے گئے خطبہ میں حضورؐ نے حسنِ معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضورؐ نے حسنِ معاشرت سے متعلق فرمایا۔ کہ جاہلیت کے سارے دستور اور رسم و رواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کردئے گئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی خون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑ تا ہوں۔ تمام عرب میں سود کا کاروبار کا ایک جال بچھا تھا۔ جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں پھنسے تھے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جال کا تار تار الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔ نیز فرمایا ''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمہارا حق عورتوں پر ہے۔ اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔ عرب میں امن و امان نہ تھا۔ جان و مال کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس لئے امن و سلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے اور آدم مٹی سے بنا تھا۔ میں تم ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑلیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔

Dr BILAL's

2) امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:۔امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں ترجیح دیتے تھے۔خسرو کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے حقائق ومعارف کی باتوں کا احترام کرتے تھے۔وہ ہندوستانی زبانوں کی شُد بُد رکھتے تھے۔اور یہاں کی قدیم زبان سنسکرت کو علوم وفنون کا خزانہ مانتے تھے۔ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔وہ سچے وطن پرست تھے۔انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی ہیچ سمجھا۔وہ اپنے آپ کو ہندوستانی تُرک کہا کرتے تھے۔ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی کی خوشبو بسی تھی۔

3) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔پنڈت نہرو کے والدین ، نانا، نانی، اہلیہ، اور دادی سب کی مادری زبان اردو ہی تھی۔نہرو جی جب جیل میں تھے۔اس وقت مولانا آزاد سے آپ نے اردو زبان سیکھی۔آپ شاعری بھی کرتے۔یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اشعار لکھتے۔نہرو جی کی اردو دوستی کا نا قابلِ فراموش واقعہ یہ ہے کہ جمہوریۂ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کا مسئلے پر بحث چل رہی تھی۔تو ایک کانگریسی لیڈر اردو زبان کو مادری زبان ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔نہرو کو اس کی بات پر اتنا غصہ آیا کہ اسی لہجہ میں چیخ کر جواب دیا کہ اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔اردو کے فروغ کے لئے انہوں نے ہمیشہ کوششیں کی ہیں۔آپ اردو ادیبوں اور شاعروں کے بے حد قریب تھے۔اکثر مشاعروں میں صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی ہی انجام دیتے تھے۔نہرو ہندوستان کے اولین اردو دوست وزیرِ اعظم ہیں۔

4) ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:۔ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ’’بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندو، مسلمانو، سکھو، عیسائیو اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچا مارگ درشک (رہنما) نہیں رہا‘‘۔ بھائیو!! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔اور ہمارے جوان بچے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں۔ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں۔کپڑا صابن مانگ رہے ہیں۔ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہہ رہے ہیں۔جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا۔پچاس، سو اور ڈیڑھ سو روپے کلو ہو گیا ہے۔اگر ہم پراچین کال کے کھنڈروں میں جا کر سنیاس لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لاکھوں کے ملیں گے۔تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔‘‘

5) امیر خسرو کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔امیر خسرو بچپن ہی سے شعر وشاعری کی طرف راغب ہوئے۔آپ شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔ابتداء میں خسرو سلطانی تخلص کیا کرتے تھے۔آپ کی شاعرانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر انہیں علاء الدین خلجی کا درباری شاعر مقرر کیا گیا۔آپ نے علاء الدین

Dr. BILAL's

خلجی کے بیٹے مبارک شاہ کی فرمائش پر ایک مثنوی لکھی۔ جس کی تکمیل پر انہیں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ مبارک شاہ نے کیا تھا۔ امیر خسرو مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے بھی ماہر تھے۔ انہوں نے فن موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس فن میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔ اس لئے وہ مختلف سُروں کے موجد کہلائے۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔ آلۂ موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ ایک بار موسیقی کے مقابلے میں انہوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گوپال کو شکست دے کر ''نائک'' کا مرتبہ حاصل کیا۔ یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد کو دیا جاتا تھا۔

6) رشوت نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

جواب: جوش ملیح آبادی نظم رشوت میں سماج کے ایک اہم مسئلہ رشوت کو اجاگر کیا ہے۔ اس نظم میں چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری اور رشوت کا پردہ فاش کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ رشوت ایک ایسی تجارت ہے۔ جو ساری انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں چھپتا بھی ہے کہ یہ بری عادت چھوڑیے۔ کیونکہ اس بری لت سے بڑھ کر کوئی اور لت نہیں۔ شاعر طنزیہ انداز میں کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشوت خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں اور ایسے ہی پاگلوں سے ہماری بستیاں بھری پڑی ہیں۔

ہاتھ میں جو چیز آجاتی ہے اسے کوئی کھونا نہیں چاہتا۔ اگر رشوت نہیں لے گا تو وہ کھائے گا کیا؟ اگر ہمیں قید بھی کردیں تب بھی ہم رشوت سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ یہ عادت ہمیں جنونِ عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور رشوت کے الزام میں کتنے لوگوں کو ہم قید کریں گے۔ ایک دو ہوں تو بات نہیں سارا ملک اس بری لت میں مبتلا ہے۔ دنیا میں چور بازاری، لالچ، مہنگائی وغیرہ اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ رائی کی قیمت پہاڑ جیسی ہے۔ ہماری تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روزمرہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے تو بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ریت میں کشتی چلا رہا ہو۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں۔ انہیں کم تنخواہیں دیتے ہیں جب یہ ساری چیزیں ختم ہوجائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہوجائیں گی۔

7) امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پُل کیوں کہا گیا؟

جواب:۔ امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر چیزوں سے انہیں محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے۔ جیسے ستار کی تار سُر۔ ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ''جنتِ عدن'' کی سی تھی۔ انہوں نے ہندوستانی پھول یعنی چمپا، کیوڑا، دونا، ڈھاک، سیوتی، جوہی، بیلا اور سوسن کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔ وہ آم اور تربوزے کے دلدادہ تھے اور پان کے شیدائی، کیونکہ پان کا ہماری تہذیب سے گہرا رشتہ جو ہے۔ ہندوستانی پرندوں میں طوطے پر اس لئے جان چھڑکتے تھے۔ کہ یہ پرندہ سکھانے پر قرآنی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ طوطے کے علاوہ ہندوستانی رنگین پروں والا مور ان کا پسندیدہ پرندہ تھا۔ آج اس پرندے کو ہم قومی پرندہ مانتے تھے۔

Dr. BILAL'S

کوئی ایک خط جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

1) اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھئے جس میں اپنی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

از: اقصیٰ انعامدار

علی روضہ بیجاپور

مورخہ: 25 جنوری 2023ء

میری پیاری سعدیہ

اسلام علیکم

میں یہاں اللہ کے فضل وکرم سے خیریت سے ہوں امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہی ہونگے۔کافی دن ہوئے ملاقات بھی نہیں اور نہ ہی تمہارا کوئی خط آیا۔

اگلے ہفتہ بروز اتوار میری سالگرہ ہے اور سب دوست واحباب اس میں شرکت کررہے ہیں۔اسی بہانے سب سہیلیوں سے ملنے کا موقع بھی ملے گا۔

اس لئے تمہیں میں اپنے گھر آنے کی خاص دعوت دے رہی ہوں۔ضرور ضرور شرکت کرنا۔گھر کے تمام افراد کو میرا اسلام سنانا۔ باقی کی باتیں سالگرہ کے دن پر کریں گے۔

فقط آپ کی سہیلی

اقصیٰ

بخدمت : سعدیہ پاٹل

نزد سرکاری اردو پرائمری اسکول

مدنی کالونی، دانڈیلی

ضلع: شمالی کینرا

581325

Dr. BILAL'S

2) ہیڈ ماسٹر کے نام چٹھی لکھ کر T.C طلب کیجئے۔

بخدمت: ہیڈ ماسٹر صاحب

سرکاری اردو ہائی اسکول

بسون باگیواڑی

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب میں اسد انعامدار دہم جماعت کا طالبِ علم ہوں۔ میں نے یہاں سے ماہ اپریل 2023 میں دہم جماعت کی امتحان میں اول درجے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ پی۔ یو۔ کالج میں داخلہ لینے کے لئے مجھے T.C درکار ہے۔ میرے ذمہ اسکول کی کوئی فیس باقی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کتاب لائبریری سے میں نے لی ہے۔ اگر میرے ذمہ کچھ واجبات ہوں تو میں انھیں ادا کرنے کو تیار ہوں۔ آپ سے استدعا ہے کہ مذکورہ T.C عنایت فرمائیں گے۔ ممنون ہوں گا۔

آپ کا فرمابردار

اسد۔ ایچ۔ انعامدار

رول نمبر 01

دہم جماعت

تاریخ: 20 مئی 2023ء

مقام: بسون باگیواڑی

Dr BILAL's

کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔ جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

مضمون نویسی:

طلبہ میں مختلف موضوعات پر مضامین لکھنے کی اہلیت ہونا چاہیئے ۔مضمون ایک ایسی تحریر ہے جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔مضمون کے تین اہم جُز ہوتے ہیں ۔

۱)تمہید ۲)نفسِ مضمون ۳)خاتمہ

تمہید: یہ حصہ مضمون کا تعارف ہوتا ہے۔اسے نہایت پُر اثر اور عمدہ ہونا چاہیئے ۔مضمون کے موضوع کے ساتھ لحاظ سے ابتدا کرنا چاہیئے ۔ جیسے کوئی اصلاحی یا معاشرتی مضمون ہو تو کسی حکایت یا قول سے ابتدا کرنا مناسب ہے ۔

نفسِ مضمون: یہ حصہ مضمون کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔اس حصے میں موضوع سے متعلق تفصیلی معلومات بیان کی جاتی ہے ۔ یہ حصہ جس قدر مربوط ہوگا۔اس قدر پُر اثر ہوگا۔اس حصے میں خوبیوں اور خامیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

خاتمہ: یہ مضمون کا آخری حصہ ہوتا ہے۔اس میں مضمون کا لُبِ لُباب پیش کیا جاتا ہے۔مضمون لکھنے سے پہلے موضوع سے متعلق معلومات جمع کرنا ضروری ہے۔اس کے بعد خاکہ بنا کر اس کے مطابق خیالات کو تسلسل کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے ۔

تعلیمِ نسواں

علم ایک بیش بہا دولت ہے۔جس کا ہر شخص محتاج ہے۔خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔جس کے تمام مرد وعورت زیورِ علم سے آراستہ ہوں۔حقیقت یہ ہے کہ علم کے بغیر دنیا اور دین کا کام بھی خاطر خواہ طور پر انجام نہیں دیا جا سکتا۔

مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہوتے ہیں۔گاڑی صرف ایک پہیئے سے کبھی نہیں چل سکتی۔ بلکہ منزلِ مقصود تک صحیح وسالم پہنچنے کے لئے دونوں پہیوں کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔اسی طرح اگر کسی پرندے کا ایک بازو ٹوٹ جائے تو وہ صرف ایک بازو سے پرواز نہیں کرسکتا۔ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے ایک فرمان سے علم کا حاصل کرنا مسلمان مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

بزرگوں کا قول ہے کہ ماں کی گود بچوں کی پہلی درسگاہ ہے۔اگر ماں تعلیم یافتہ ،سلیقہ شعار ہوگی تو اس کی اولاد بھی مہذب اور شائستہ ہوتی۔کیونکہ بچے کا زیادہ وقت ماں کی صحبت میں گزرتا ہے۔اور ماں کی عادات واطوار کا اس پر گہرا اثر پڑتا ہے۔جب کہ پڑھی لکھی ماں اپنے بچے کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔اس کی خاطر خواہ نگرانی اور دیکھ بھال کرتی ہے ۔اسے برے معاشرے سے بچاتی ہے۔اور اس کے دل ودماغ کو عمدہ خیالات کا مرکز بناتی ہے۔یہی بچے آگے چل کر ملک وقوم کے لئے سرمایہ فخر ثابت ہوتے ہیں۔

اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ اپنی خوش اخلاقی اور سلیقہ مندی سے گھر کو جنت کا نمونہ بنا دے گی۔بعض لوگ عورتوں کو صرف دینی تعلیم ہی دلانے کے حامی ہیں۔ان کے خیال میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیاں فیشن پرست اور فضول خرچ ہوتی ہیں۔فرائض خانہ داری سے کتراتی ہیں۔اور سیر وتفریح کی دلدادہ ہوتی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ یہ نقص تعلیم کا نہیں بلکہ تربیت اور غیر موزوں ماحول کا نتیجہ ہے۔اس

Dr.BILAL's

لئے عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

جہاں تک فطری صلاحیتوں کا تعلق ہے۔عورت مرد سے کسی بھی طرح کم تر نہیں ہے۔تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ رضیہ سلطانہ،نور جہاں، چاند بی بی، ملکہ وکٹوریہ نے اپنے اپنے عہدِ حکومت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔جو بڑے بڑے مرد حکمران بھی انجام نہ دے سکے۔قدرت نے جو فطری خوبیاں ان کو عطا کی ہیں۔ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے تعلیم یافتہ بنانا نہایت ہاں یہ ضروری ہے کہ مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا نصاب الگ الگ اور ان کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہیئے ۔کیونکہ عورت اور مرد کا دائرہ عمل قدرتی طور پر ایک دوسرے سے جدا جدا ہے۔

بے روزگاری کا مسئلہ

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔"مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی۔" بے روزگاری بھی ایک لعنت ہے۔جو اپنے ساتھ دوسری بہت سی مصیبتیں لے کر آتی ہے۔بے روزگاری، مفلسی، بھوک اور بیماری کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ان کا اثر ایک طرف تو بے روزگار اشخاص اور کنبے کے تمام افراد کی جہالت، بدحالی اور پریشانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔دوسری طرف بے روزگاری اور غریبی کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔عصمت فروشی، چوری، ڈاکہ زنی، بے ایمانی کے واقعات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ان جرائم کا ایک بڑا سبب بے روزگاری اور مفلسی ہوتی ہے۔

بے روزگاری کے انفرادی اور سماجی نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ بے روزگاری کا اثر ملکی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔دنیا کی نظر میں وہ ملک پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔جو اپنے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کو نوکریاں بھی فراہم نہیں کرسکتا۔تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کا مطلب ہے ملک کے تعلیمی منصوبوں سے جو ملکی ترقی اور فائدہ ہونا چاہیئے تھا وہ سب بے کار اور ضائع ہو رہا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد سے ہندوستان میں صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہے۔ملک میں نئے نئے کارخانے اور صنعتیں وجود میں آئی ہیں۔بڑی بڑی صنعتوں کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں میں کمی ہوئی ہے۔اور بہت سے کاریگر بے روزگار ہو گئے۔یہ حقیقت ہے کہ جہاں جہاں صنعتی انقلاب آیا ہے۔وہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔جو کام بہت سے کاریگر گھنٹوں میں کرتے تھے۔مشینیں اس کام کو منٹوں میں کرتی ہیں۔اور زیادہ خوب صورتی سے کرتی ہیں۔مشینیں جہاں بہت سے آدمیوں کو بے کار کرتی ہیں۔وہاں طرح طرح کے نئے کام بھی مہیا کرتی ہیں۔ملک میں خوشحالی لاتی ہیں۔اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرتی ہیں۔لیکن ہندوستان میں صنعتی انقلاب کے فائدے اتنے نمایاں نہیں ہوئے جتنے ان کے نقصانات۔صنعتی ترقی سے بہت کم لوگوں کو روزگار ملا۔اور بہت بڑی تعداد کو بے روزگاری کا منھ دیکھنا پڑا۔اس کی شاید یہ وجہ تھی کہ صنعتی انقلاب کے لئے ملک پوری طرح تیار نہیں تھا۔

صنعتی زندگی دور سے دیکھنے میں بہت پُرکشش اور رنگین نظر آتی ہے۔دور دور کے دیہاتوں اور قصبوں میں لوگ شہری زندگی کا ذکر بڑی دلچسپی اور شوق سے سنتے ہیں۔بہت سے لوگ آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتوں، سنیما، ناچ گھر، ریل، موٹر، ہوٹل،

Dr BILAL's

اور تفریح گاہوں کے شوق میں گاؤں چھوڑ کر شہر کی نوکری کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بہت سے بڑے بڑے کارخانوں کا ذکر سن کر روپیہ کمانے کی دھن میں شہر میں آ بستے ہیں۔لیکن جب کلام تلاش کرنے والے زیادہ اور نوکریاں کم ہوں تو بے روزگاری بڑھتی ہے۔

یہی حال تعلیم کا بھی ہے۔ آزادی سے پہلے ملک میں صرف پانچ بڑی یونیورسٹیاں تھیں۔لیکن آج ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔ کالجوں اور اسکولوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ اور بھی کہیں زیادہ ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر سال جتنے طلبا پڑھ کر نکلتے ہیں۔ان میں سے بہت کم کو نوکریاں مل پاتی ہیں۔ اور بیشتر نوجوان نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کی تعداد میں ہر سال کمی کی بجائے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔اس لئے یہ مسئلہ روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔اس صورتِ حال کی ایک بڑی ذمہ داری موجودہ تعلیمی پالیسی پر بھی ہے۔ ہماری بیشتر تعلیم محض نصابی ہو کر رہ گئی ہے۔ جو کہ عملی زندگی اور مختلف پیشوں میں کوئی فائدہ یا مدد نہیں دیتی۔ دوسری کمی یہ ہے کہ تعلیم میں ملکی ضروریات کا صحیح خیال نہیں رکھا جاتا۔جس وجہ سے بہت سی ڈگریاں نوکری کے حاصل کرنے میں مددگار نہیں ہوتیں۔

آج کل ملک میں انجینئروں کی بے روزگاری کا مسئلہ بھی کافی اہم ہے۔ بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے ملک کو اپنی صنعتی اور تعلیمی پالیسیوں پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔ صنعتی ترقی کا مطلب صرف نئے نئے کارخانے کھول دینا ہی نہیں بلکہ ملکی خوشحالی بھی ہے۔ ملک میں بہت سی ایسی صنعتوں کے امکان موجود ہیں جو ملک کے تمام بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر سکتے ہیں۔تعلیم کو صنعتی اور ملکی ضروریات کے لحاظ سے شکل دینا چاہیئے۔تاکہ جو لوگ تعلیم حاصل کر کے نکلیں۔ وہ ملک کے لئے کارآمد ثابت ہو سکیں۔تعلیم میں فنی اور عملی صلاحیتوں پر زیادہ زور ہونا چاہیئے۔اور صرف انھیں لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دینا چاہیئے۔جن میں واقعی اس کی صلاحیت ہو۔ باقی لوگوں کو زراعت، تجارت یا دوسرے فنون کی تربیت دینا چاہیئے۔تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنے خاندان اور ملک کے دوسرے لوگوں پر بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنی روزی خود کما سکیں۔

Dr BILAL'S

بڑھتی ہوئی مہنگائی

مہنگائی کی مار کا شدید احساس یا تو گھریلو عورتوں کو ہوتا ہے۔ یا پھر غریب انسانوں کو۔اس دور میں تو مہنگائی کا احساس ہر آدمی کو ہونے لگا ہے۔اسی لئے یہ باتیں ملک بھر میں ہوتی ہیں۔تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی عوام اور سرکار دونوں کی فکر کا باعث بنتی ہے۔ماہرِ معاشیات کا کہنا ہے کہ کسی بھی ملک کے ترقی پذیر معاشی نظام میں کم یا زیادتی مہنگائی ضرور بڑھتی ہے۔لیکن مہنگائی سے پریشان عوام کو اس بات سے تسلی نہیں ہوتی ہے۔آزادی سے پہلے دیکھے گئے خواب آزادی پانے کے بعد پورے نہیں ہوئے۔اس وقت ملک کے لوگ یہ سوچتے تھے کہ اس ملک سے انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ملک میں عوام کی حکومت ہوگی۔لیکن عوام کا یہ خواب ٹوٹ گیا۔ 67 سال سے زائد وقت بیت گیا۔مگر بھارت میں غریبی اور بے روزگاری بڑھتی ہی جارہی ہے۔لوگ مفلسی اور مایوسی کی زندگی بسر کررہے ہیں۔یہ دیکھ کر غریب روز بروز اور بھی غریب اور امیر دن بدن اربھی امیر ہوتے جارہے ہیں۔لوگوں کے دلوں میں غریبی گھر کرتی جارہی ہے۔

سوچنے پر اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔آزادی آئی تو ملک کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ بہت بڑے پیمانے پر آبادی کی ادلا بدلی ہوئی۔خون کی ندیاں بہیں۔زمین لاشوں سے لپٹ گئی۔کروڑوں لوگوں کو پھر سے بسانا پڑا۔نئی نئی آزادی سنبھالتے سنبھالتے پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے اور منظّم کرنے میں ملک کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔سرکار کا بھاری خرچ کرنا پڑا۔

یہ زخم ٹھیک سے بھرا بھی نہیں تھا کہ پاکستان نے 1949ء میں کشمیر پر حملہ کردیا۔نتیجہ سامنے ہے کشمیر ناسور بنا گیا۔اس سے سرکار کا خرچ اور بھی بڑھ گیا۔1962ء میں چین نے حملہ کیا۔1965ء میں پاکستان نے پھر زور آزمایا۔بُری طرح پٹ جانے کے بعد وہ چپ نہیں بیٹھا۔

1971ء میں پاکستان کے شمالی بنگال سے ایک کروڑ پناہ گزین کو بھارت میں دھکیل دیا گیا۔1971ء میں پاکستان سے پھر جنگ اور اس کے نتیجے میں آزاد بنگلہ دیش کا سورج طلوع ہوا۔لیکن اس سے ہمارا معاشی نظام بری طرح سے متاثر ہوا۔اس طرح معلوم یہ ہوا کہ آزادی کے بعد ہمارا ملک کئی آزمائشوں سے گزرا۔اور ملک کی عوام نے آزمائشوں کے باوجود اپنی بے مثال بہادری کا ثبوت دیا۔

ضرور ہی آزادی کے بعد ملک نے زیادہ سے زیادہ ترقی کی ہے۔اور وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔پھر بھی اس ترقی کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی شکلیں برقرار ہیں۔ترقی کے فائدے کو ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی نگل جاتی ہے۔آج بڑھتی ہوئی آبادی ملک کا سنگین مسئلہ ہے۔اور ملک کا مستقبل اس کے انتظام پر منحصر ہے۔آبادی کے روز بروز اضافے گھر گھر میں افلاس (غریبی) کو جنم دیا ہے۔مفلسی کی وجہ سے بے ایمانی میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔مفلسی کی وجہ سے اوپر سے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک رشوت کا راج ہوگیا ہے۔

روز مرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔حکومت کی پکڑ ڈھیلی ہونے کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پانا ناممکن ہوگیا ہے۔کوئی بھی اپنے روز کے خرچوں میں کتنی بھی کٹوتی کرے کوئی کتنا من مارے مہنگائی کی لعنت پھن پھیلائے جارہی ہے۔لوگوں کا سکھ اور سکون اس کے پیٹ میں سمائے جارہی ہے۔ مار ڈالا ظالم مہنگائی نے! خدا جانے یہ حالت کب بدلے گی۔

Dr BILAL's

VIJAYAPUR DISTRICT FIRST LANGUAGE URDU TEACHERS FORUM EXECUTIVE COMMITTEE FOR THE YEAR 2022-23

Sl No	NAME OF THE TEACHER	SCHOOL NAME	TALUQA NAME	DESIGNATION
01	Dr ABDUL MAJEED URF TEEPU INAMDAR	GOVT URDU HIGH SCHOOL CHADCHAN	CHADCHAN	PRESIDENT
02	Sri ABDUL QADAR M BADAGANDI	ANJUMAN GIRLS HIGH SCHOOL VIJAYAPUR	VIJAYAPUR CITY	VICE PRESIDENT
03	Smt RUBINA SULTANA	GOVT URDU HIGH SCHOOL (TTI GROUND) VIJAYAPUR	VIJAYAPUR CITY	VICE PRESIDENT
04	Dr HAZRAT BILAL	Sri BASAVESHWAR GOVT PU COLLEGE (HS) BASAVAN BAGEWADI	BASAVAN BAGEWADI	SECRETARY
05	Sri NASARULLAH KAZI	GOVT URDU HIGH SCHOOL RMSA INDI	INDI	TREASURER
06	Sri ABDULNABI J JAMADAR	AL HASNAT URDU HIGH SCHOOL VIJAYAPUR	VIJAYAPUR CITY	MEMBER
07	Smt TABASSUM A SOUDAGAR	KARNATAKA PUBLIC SCHOOL KUDAGI	BASAVAN BAGEWADI	MEMBER
08	Sri ABDUL SHUKUR SHAIKH	GOVT URDU HIGH SCHOOL NALATAWAD	MUDDEBIHAL	MEMBER
09	Sri SAIPAN SAHEB B AWATI	GOVT URDU HIGH SCHOOL MALAGHAN	SINDAGI	MEMBER
10	Smt BIBI AMINA MANGOLI	GOVT URDU HIGH SCHOOL TENHALLI (INDI)	INDI	MEMBER
11	Sri MAQSOOD AHMED J MULLA	GOVT URDU HIGH SCHOOL BABALESHWAR	VIJAYAPUR RURAL	MEMBER
12	Sri MOHAMMAD ILIYAS TURKI	GOVT URDU HIGH SCHOOL JALAWAD	SINDAGI	MEMBER
13	Sri ABBAS ALI DOLCHI	ANJUMAN URDU HIGH SCHOOL TALIKOT	MUDDEBIHAL	MEMBER
14	Sri TOUSIF A PATEL	GOVT URDU HIGH SCHOOL (RMSA) DOULATKOTI	VIJAYAPUR CITY	MEMBER
15	Sri MOINUDDIN BEPARI	ANJUMAN BOYS HIGH SCHOOL VIJAYAPUR	VIJAYAPUR CITY	MEMBER